لمحہ لمحہ انسانی زندگیوں میں زہر گھولنے اور انسانی جانوں کو آہستہ آہستہ موت کی دہلیز تک
پہنچا دینے والی نشیلی اشیاء کے مہلک اثرات کو اُجاگر کرتی ایک مفید اور پُر اثر تحریر

بنام

منشیات کا زہر اور تڑپتی لاشیں



مصنف توفیق احسن برکاتی

پیش کش
ادارہ معارفِ اسلامی ممبئی

ناشر
مکتبہ طیبہ ممبئی

لمحہ لمحہ انسانی زندگیوں میں زہر گھولنے اور انسانی جانوں کو آہستہ آہستہ موت کی دہلیز تک پہنچا دینے والی نشیلی اشیا کے مہلک اثرات کو اجاگر کرتی ایک مفید اور پُر اثر تحریر: بنام۔

منشیات کا زہر اور تڑپتی لاشیں

تصنیف
توفیق احسنؔ برکاتی
09819433765

ناشر
ادارہ معارف اسلامی۔ مکتبہ طیبہ، ۱۲۶/ کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ۳

نام کتاب	:	منشیات کا زہر اور تڑپتی لاشیں
تصنیف	:	توفیق احسن برکاتی، (ممبئی)
نظر ثانی	:	مولانا عبدالمبین نعمانی، چریا کوٹی
کمپوزنگ	:	مولانا ارشاد نجمی و احسن برکاتی
اشاعت	:	بموقع عالمی سنی اجتماع، نومبر ۲۰۱۶ء
صفحات	:	۵۶ (چھپّن)
ناشر	:	ادارہ معارف اسلامی - مکتبہ طیبہ، ممبئی
قیمت	:	

Book Name	**:**	**Manshiyaat Ka Zahr & Tarhapti Lashain**
Compiled by	**:**	**Taufiq Ahsan Barkati**
Pages	**:**	**56**
Publishing year:		**November,2016**
Published by	**:**	**Idara Marif e Islami, Mumbai**
Price	**:**	**Rs.**

ملنے کے پتے:

● **نیو سلور بک ایجنسی**: فینسی محل، محمد علی روڈ، ممبئی۔۳۔**09323406784**

● **ناز بک ڈپو**: فینسی محل، محمد علی روڈ، ممبئی۔۳۔**09322255763**

● **اقرا بک ڈپو**: ۳۰بی، نور منزل، محمد علی روڈ، ممبئی۔۳۔**08080270400**

فہرست

●●

معین المشائخ سید معین میاں اشرفی جیلانی
کے
نام

پیش لفظ

مبلغ اسلام حضرت مولانا حافظ وقاری **محمد شاکر نوری** (-امیر سنی دعوت اسلامی، ممبئی-)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصّلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

دنیا کی تازہ ترین صورت حال اس بات کی غمازی کررہی ہے کہ انسان اطمینان وسکون کی زندگی کے لیے ترس رہا ہے، دنیا کے جس خطے میں دیکھیں: انتشار، اختلاف، عداوت، خونریزی اور بے قراری ہی نظر آتی ہے- آیئے!! ہم قرآن مقدس کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں کہ عداوت کس وجہ سے جنم لیتی ہے اور معاشرے کا سکون کیسے غارت ہوتا ہے؟ -قرآن مقدس میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: **انمایرید الشیطن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصّلوٰۃ فھل انتم منتھون.**

شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے شراب اور جوئے میں اور تمھیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے-(سورہ مائدہ)

شیطان انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے، قرآن مجید میں ہے: **ان الشیطن للانسان عدوّ مّبین .** (بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے-)

شیطان جس طرح خود بے قرار و بے چین ہے، وہ چاہتا ہے کہ انسان بھی اسی طرح بے قرار وستم رسیدہ رہے۔اس کے لیے شیطان نے جن آلات کا استعمال نسل انسانی کی بے چینی، عداوت، دشمنی اور خونریزی کے لیے کیا ہے، قرآن مجید نے اس کی بھی نشان دہی کردی ہے-

آج کسی اچھے اور پرسکون معاشرے میں ایک Druge پہنچ جائے تو پورے محلے والے بے چین ہوجاتے ہیں۔ پہلے وہ اکیلا ہوتا ہے، لیکن رفتہ رفتہ محلے کے دیگر نوجوانوں کو اپنی لپیٹ

میں لیتا ہے۔ پھر اس محلے کا سکون اس طرح غارت ہوتا ہے کہ اب وہاں چوری، ڈکیتی، مرڈر جیسے جرائم کا Ratio بڑھ جاتا ہے۔ اس لیے کہ منشیات کے عادی کو جینے مرنے سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی، ابتداءً وہ چھپ کر نشہ کرتا ہے لیکن بعد میں انتہائی بے باک اور بے خوف ہو جاتا ہے۔ جب تک اسے نشہ ملا وہ مدہوش ہوکر پڑا رہا اور جب نہ ملا تو خود بخود اس کے قدم جرائم کی طرف بڑھ جاتے ہیں۔ جن ملکوں میں شراب پر پابندی نہیں اور بے دھڑک اس کے استعمال کی اجازت ہے ان ملکوں میں جرائم کے Ratio کے حوالے سے آپ تحقیق کر سکتے ہیں کہ کتنا زیادہ اور کس قدر بھیانک ہے۔

مغربی دنیا کے حالات منشیات کو لے کر اتنے ابتر وغلیظ ہیں کہ وہاں کے اسکولوں اور اسکول کے باہر بارہ، چودہ سال کے بچے، بچیاں اس کے عادی اور فروخت کرنے والے ملیں گے۔ آزادی کے نام پر installment میں مرنے اور crime کی دنیا میں کم عمری سے ہی قدم رکھنے والے ان بچوں کی زندگی کو دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ فوج، حکمراں، جدید آلات اور خفیہ ایجنسیوں کی چوکسی کے باوجود منشیات کی چیزیں ملکوں میں داخل کیسے ہوتی ہیں؟ یہ ایک تعجب خیز اور غور طلب بات ہے۔ بالفرض اگر کوئی رشوت لے کر اپنی دنیا بنانے کے لیے نشہ آور چیزوں کو آنے کی اجازت دے دیتا ہے یا پھر اس کا کاروبار کرتا ہے تو کیا ہزاروں انسانوں کی زندگی کی بربادی کا وہ ذمہ دار نہیں ہوتا؟ کیا کسی کی زندگی کو برباد کر کے کوئی اپنی زندگی آباد کر سکتا ہے؟ کبھی نہیں۔ ایسے بہت سارے کاروبار کرنے والوں کی اولادیں جب اس نشے کی عادی بنیں تب انھیں احساس ہوا کہ یہ کتنی خطرناک چیز ہے۔ چند دنوں کی آسائش کے لیے اپنی دنیا اور آخرت برباد کرنا بہت بڑے خسارے کا سودا ہے۔ اسلام نے ان چیزوں سے روکا ہے بلکہ انسانی جانوں کا احترام کا حکم دیا ہے، نیز ایسی چیزوں سے بچنے کی تعلیم دی ہے جو انسان کی دنیا وآخرت دونوں تباہ وبرباد کر دے۔

منشیات پر قدغن لگانے اور روک تھام کے لیے موثر قدم نہ اٹھانے کا نتیجہ یہ سامنے آیا کہ آج برطانیہ کے بعض علاقوں میں صبح چھ بجے سے منشیات کے عادی نشہ بازوں کے لیے خود حکومت کی اجازت سے medical store میں معمولی مقدار میں نشہ آور چیزیں اور

ادویات دی جاتی ہیں تاکہ یہ نشہ خور اسے لے کر پڑے رہیں اور جرائم کے مرتکب نہ ہوں-اس لیے آج جہاں ہر سوسائٹی میں تعلیمی بیداری کی ضرورت ہے، اخلاقی بیداری لازمی ہے، وہیں منشیات کی تباہی سے بچانے کے لیے بھی عوام میں بیداری لانا بہت ضروری ہے۔ یہ انسانیت کی بہت بڑی خدمت ہوگی ، یہ معاشرتی تقاضا بھی ہے اور انسانی مطالبہ بھی ، ورنہ وہ دن دور نہیں جب معاشرہ پورے کا پورا منشیات کے جراثیم سے زہر آلود ہو چکا ہوگا، اخلاقی اقدار پر شب خون مارا جا چکا ہوگا اور انسانیت کراہ رہی ہوگی-

مسلم دانش وروں اور ماہرین تعلیم کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ منشیات سے متعلق عام فہم زبان میں لٹریچر شائع کریں اور باقاعدہ سیمینار منعقد کر کے دنیا کو منشیات کے اثرات سے آگاہ کریں۔علما وائمہ حضرات جمعہ کے خطابات میں اس کی تباہ کاریوں سے قوم کے نوجوانوں کو آشنا کریں، سماجی کارکنان بھی سوسائٹی میں مہم چلائیں اور منشیات کے بھیانک نتائج لوگوں کو بتائیں، تاکہ لمحہ لمحہ تباہی کے دہانے تک پہنچنے والی انسانی جانوں کے بچاؤ کا اہتمام ہو سکے۔اس دردناک حقیقت سے عوام کو آگاہ کریں کہ نشہ آور چیزوں کے استعمال سے انسان یک لخت نہیں مرتا بلکہ سسک سسک کر، بلک بلک کر، تڑپ تڑپ کر موت سے ہم کنار ہوتا ہے- اللہ سب کو منشیات کی زہرناکیوں سے محفوظ رکھے، آمین-

ہمیں اس بات کا پتہ لگانا اور یہ سمجھنا ہوگا کہ لوگ نشے کی طرف کیسے قدم بڑھاتے ہیں؟ غور کرنے کے بعد مندرجہ ذیل وجوہات سمجھ میں آئیں اور ہوسکتا ہے کہ اس کے علاوہ بھی کچھ ہوں- (ا)- ڈپریشن، ٹینشن، الجھن (depretion,stress,tension): اس کا علاج قرآن میں یہ بتایا گیا ہے: **لاتحزن ان اللہ معنا** غم نہ کھا، بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے- (سورہ توبہ)- **لاتقنطوا من رحمة الله** .تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو- (سورہ زمر)

(۲)- بری صحبت: اس کا علاج اچھی صحبت ہے جیسا کہ فرمایا گیا: **یاایھا الذین آمنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین.**

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو- (سورہ توبہ)

(۳)- کاروبار، محبت یا مقصد میں ناکامی: اس کا علاج اللہ پر کامل بھروسہ ہے: **وافوض**

امری الی الله . اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں-(سورہ مومن)

(۴)-ناانصافی:اس کا علاج انصاف پسندی ہے:ان اللـه یحب المقسطین. بیشک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں-(سورہ حجرات)

(۵)-شوقیہ:اس کا علاج فضول خرچی سے باز رہنا ہے، کیوں کہ :ان اللــه لایحب المسرفین. بیشک حد سے بڑھنے والے اللہ کو پسند نہیں-(سورہ اعراف)

مذہب اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے اور انسانیت کا نجات دہندہ بھی، اس نے Tension کا علاج بھی رکھا ہے اور ساتھ ہی ساتھ دوستی اور دشمنی کا معیار بھی بتا دیا ہے، کسے اپنا دوست بنائیں اور کس سے کنارہ کش رہیں؟ اس کی بھی وضاحت فرمادی ہے ۔مقصد اور کاروبار وغیرہ میں اپنا معاملہ کس کے سپرد کرنا چاہیے یہ بھی بتایا ہے، اس طرح ناانصافی کرنے والوں اور فضول خرچوں کے لیے وعیدیں بھی ارشاد ہوئی ہیں۔ مذکورہ پریشانیوں کا حل قرآن مقدس میں اللہ نے بتا دیا ہے۔ہم کو چاہیے کہ اس پر عمل کریں، ان شاء اللہ سب بہتر ہوگا-

الحمدللہ !سنی دعوت اسلامی کو یہ شرف حاصل ہو رہا ہے کہ تحریک کے مرکزی ادارے کے مفتی وادیب محترم توفیق احسنؔ برکاتی صاحب کی منشیات پر ایک تحقیقی اور مفید کتاب پیش کی جارہی ہے ۔موصوف کی علمی وقلمی نگارشات ملک وبیرون ملک کے اہل علم وعوام سے مقبولیت کا تمغہ حاصل کرچکی ہیں- اللھم زد،فزد مع الایمان و الاخلاص-

اس کتاب کو خود پڑھیں ، دوست واحباب تک پہنچائیں اور انسانیت کی خدمت کے فرائض انجام دیں اور اللہ کے بندوں کو اس مہلک مرض وگناہ سے بچائیں ۔اللہ عزوجل ہم سب کو دارین میں اس کا اجر عطا فرمائے-آمین-

محمد شاکر نوری، ممبئی (۲۶/اگست ۲۰۱۶ء)

ابتدائیہ

منشیات سے مراد وہ تمام چیزیں اور دوائیں ہیں جو نشہ پیدا کرتی ہیں۔ شراب، ہیروئین، افیون، چرس، گانجا، بھانگ، وہسکی، ایم ڈی وغیرہ، اسی طرح نشہ آور انجکشن بھی مارکیٹ میں دست یاب ہے، جسے نشہ نہ کہہ کر کیف وسرور کا نام دیا گیا ہے، یہ بھی منشیات کے زمرے میں آتا ہے اور انسانی جانوں کو لمحہ لمحہ موت کی دہلیز تک پہنچا دیتا ہے۔

مذہب اسلام نے اکل وشرب کے ان تمام طریقوں کو حرام قرار دیا ہے جو نشہ لاتے ہیں، جو انسانوں کو بے عقل کر دیتے ہیں، اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو زنگ آلود بنا دیتے ہیں، اور جس سے اس کے حواس مختل ہو جاتے ہیں اور وہ اختلاج قلب واختلالِ دماغ کا مریض بن جاتا ہے۔ کیوں کہ اسلام ایک پاکیزہ معاشرے کی تشکیل چاہتا ہے جہاں امن ہو، انسانیت ہو، جرائم سے پاک زندگی ہو، معاشرتی حقوق کی حفاظت ہو، انسانی رشتوں کا تحفظ ہو اور منشیات کے جملہ طریقے مذکورہ تمام بنیادوں کو اکھاڑ دینے والے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں منشیات سے متاثرہ افراد زیادہ ہیں اور بلا روک ٹوک نشہ آور چیزوں کے استعمال میں منہمک ہیں وہاں کا ماحول امن وآشتی سے خالی ہے، اور زندگیاں جرائم میں ڈوبی ہوئی ہیں، معاشرتی وخاندانی حقوق کی پامالی کا گراف کافی اونچا ہے اور انسانی رشتوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

نشہ اس وقت ایک عالمی مسئلہ بن چکا ہے اور اس کے حل کی جتنی مؤثر کوشش ہونی چاہیے نہیں کی جا رہی ہے، جس کی وجہ سے اس کی زہرناکیوں اور ہلاکت خیزیوں نے قوموں کو تباہی کے دہانے تک پہنچا دیا ہے، اس کے کریہہ شکنجے میں نسلیں اپنی کامیاب زندگیاں بہ خوشی دے رہی ہیں اور اس کی تباہ کاریوں کا انھیں احساس تک نہیں ہو رہا ہے۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک مافیاؤں کی راجدھانی بن چکے ہیں، جرائم کا گڑھ ہو چکے ہیں، منشیات کی منڈی میں تبدیل ہو چکے ہیں، جہاں شراب کی خرید وفروخت پر کوئی پابندی نہیں ہے، البتہ دیگر نشہ آور چیزیں غیر

قانونی طور پر سپلائی کی جاتی ہیں اور ادویات کی اسمگلنگ ہوتی ہے۔

منشیات میں ملوث افراد دو گروپ میں بٹے ہوئے ہیں، ایک گروپ ہائی پروفائل لوگوں پر مشتمل ہے یہ مالداروں کا وہ طبقہ ہے جو پوش (Posh) علاقوں میں رہائش پذیر ہے، جن کے یہاں دولت کی ریل پیل ہے، اسباب آرائش کی فراوانی ہے، یہ عیش وعشرت کے شوقین ہیں، فیشن اور مغربیت کے دلدادہ ہیں۔ وہ خود بھی ان کے بچے بھی، لڑکے لڑکیاں سب، یہ بچے مہنگے میڈیکل اور انجینئرنگ کالجوں یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ان کا مزاج اور رہن سہن بالکل عاشقانہ اور عیاشانہ ہوتا ہے، یہ گینگ کی شکل میں بہت جلد تشدد پر بھی آمادہ ہو جاتے ہیں، ان میں چند ہی ایسے ہوتے ہیں جو آوارہ مزاج نہ رکھتے ہوں گے، یہ بچے گھر میں رہتے ہوں یا ہاسٹل میں قیام کرتے ہوں اکثر شراب کے عادی ہوتے ہیں دوستی اور ہمدردی کے نام پر جنسی تعلقات تک سے گریز نہیں کرتے، گرل فرینڈ ان کی زندگی کا لازمی حصہ ہوتی ہے، یہ بچے اور ان کے والدین فیشن کے نام پر بھی منشیات میں ملوث ہوتے ہیں، اعلیٰ دماغ اور ترقی کے نام پر بھی وہ مختلف جرائم میں ملوث نظر آتے ہیں اور اسے غلط نہیں سمجھتے۔ مختلف مواقع پر منعقد کی جانے والی پارٹیاں اور شادی بیاہ کی تقریبات میں شراب کا دور، برہنہ، نیم برہنہ ڈانس عام سی بات ہوتی ہے۔ اس معاملے میں مشرق ومغرب کا امتیاز بھی اٹھ چکا ہے۔

دوسرا گروپ انتہائی غریب، دبے کچلے، گھر سے بے گھر افراد پر مشتمل ہوتا ہے، ان کی اپنی کوئی نوکری نہیں ہوتی، وہ دن بھر یہاں وہاں پاکٹ ماری کا کام کرتے ہیں، آنکھوں میں دھول جھونک کر روپے اڑا لیتے ہیں، ان میں معدودے چندی اور بھنگار کی چھوٹی چھوٹی چیزیں اکٹھا کر کے دکانوں پر فروخت کرتے ہیں اور پھر ان روپوں کی شراب اور نشیلی اشیا خرید کر اپنے ذوق کی تسکین دیتے ہوئے راتیں بسر کر لیتے ہیں، ان میں کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو گلی کے نکڑوں پر، گندی جگہوں پر اپنا ایک مخصوص اڈہ بنا لیتے ہیں اور گروپ کی شکل میں بیٹھ کر یہ سفاک شغل کرتے دکھائی دیتے ہیں، ان کے لیے رات دن کی کوئی قید نہیں ہوتی، یہ بڑے ڈھیٹ قسم کے ہوتے ہیں، ان کی اپنی گینگ بھی ہوتی ہے جو ان کے خلاف کسی قسم کی تادیبی کارروائی کو ناکام بنا دینے پر تل جاتی ہے۔ اس گروپ میں بچے سے لے کر بوڑھے تک ہوا کرتے ہیں، آوارہ

مزاجی ان کی رگ رگ میں سمائی رہتی ہے، بسا اوقات شادی شدہ اوباش قسم کے مرد بھی یہ گھناونا اور گھٹیا کام کرتے ہیں۔لیکن ہاں ایک تیسرا طبقہ بھی ہے وہ بھی کسی سے پیچھے نہیں ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو چھوٹا موٹا کاروبار کرتے ہیں، دوکانوں اور کمپنیوں میں نوکریاں کرتے ہیں یا کالج میں تعلیم حاصل کرتے ہیں، یہ منشیات کے شوقین ہوتے ہیں، ان میں کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو شراب نوشی کے لیے اپنی بیویوں کے زیورات تک بیچ ڈالتے ہیں۔

منشیات میں ملوث جن تین گروہوں کی وضاحت ہم نے کی ہے، یہ صرف ہر ملک کے روپوں والے شہر میں زیادہ پائے جاتے ہیں، جہاں تجارت ہوتی ہے،نوکریاں ہوتی ہیں، جہاں شراب نوشی قانونی جرائم میں شامل نہیں ہے،نشہ ان کے لیے ایک شوق ہوتا ہے، بڑے پن کی نشانی بھی کچھ لوگ ان خرافات کو مانتے ہیں۔ ہندستان کے چند ہی صوبے ایسے ہیں جہاں شراب پر ریاستی حکومت کی جانب سے قانونی پابندی لگی ہوئی ہے،اگرچہ وہاں بھی چوری چھپے نشہ خور افراد ان قبیح چیزوں کے استعمال کی راہ نکال لیتے ہیں،اور قانون بے بسی کا اظہار کرتا دکھائی دیتا ہے۔ گجرات، بہار اس کی مثال بن سکتے ہیں، جہاں شراب کی خرید وفروخت اور استعمال پر قانونی روک لگی ہوئی ہے۔ان علاقوں میں بھی غیر قانونی طور پر اور چوری چھپے منشیات کا کاروبار ہوتا ہے اور نشہ آور چیزوں اور اَدویات کا استعمال بھی لیکن قانون ایسے عمل کو جرم گردانتا ہے۔ کاش یہ سسٹم پورے ملک میں رائج کردیا جاتا تو کچھ حد تک سہی منشیات پر روک ضرور لگتی لیکن افسوس ایسا ہو نہیں رہا ہے حکومتیں شراب کے کاروباریوں کو اجازت نامے دیتی ہیں، انہیں ان چیزوں کی فروخت کا قانونی جواز حاصل ہوتا ہے۔ظاہری بات ہے کہ اب سماج کو ان برائیوں سے کیسے پاک کیا جاسکے گا؟۔

ہندستان کے کئی شہروں میں نشے کے خلاف کافی شدت سے آواز بھی جارہی ہے پولس محکمہ بھی منشیات کے خلاف آواز اٹھانے والوں کی منشیات مخالف مہم میں شامل ہے۔سیاست داں بھی پریس کانفرنسوں میں بار بار اس بات کا اعادہ کرتے ہیں کہ نشہ خوروں پر لگام کسی جائے، منشیات کا خاتمہ ہونا چاہیے،علماے کرام اس مہم میں پیش پیش ہیں،نشہ مخالف پروگرام بھی منعقد ہورہے ہیں،کئی مقامات پر پولس نے ان نشہ خوروں کے خلاف سخت ایکشن بھی لیا، یہ معاملات

میڈیا کی نگاہ میں بھی آئے۔علمائے کرام کا یہ خوش آیند اقدام قابل ستائش ہے جس کی حمایت کی جانی چاہیے۔اس سلسلے میں ہر ایک کو اپنی اپنی بساط بھر کوشش کرنی چاہیے۔محکمۂ پولس کا منشیات مخالف دستہ بھی اس میں اہم رول ادا کر رہا ہے۔ذرا غور کریں،منشیات کا ہمارے سماج میں ہوش رُبا اضافہ کس قدر خوف ناک اور گھناؤنی صورت حال پیدا کر رہا ہے،صرف شراب کی بنیاد پر کیسی کیسی برائیاں ہمارے معاشرے میں جنم لے رہی ہیں، نشے کی یہ لت ہمارے خانگی حالات پر کس طرح براہ راست اثر انداز ہوتی ہے، جس طرح مرد وزن کا آزادانہ اختلاط، کالجوں یونیورسٹیوں کی مخلوط تعلیم، کمپنیوں، آفسوں میں لڑکے لڑکیوں کی ایک ساتھ مشقوں اور ہنسی مذاق سے چھیڑ خانی،عصمت ریزی، آبرو باختگی کو بڑھاوا مل رہا ہے،اخلاقی رشتوں میں کمزوری آ رہی ہے،اسی طرح شراب نوشی نے بھی مجموعی طور پر گھریلو زندگی میں اضطراب جیسی صورت حال پیدا کر دی ہے،انسان کی خانگی زندگی بھی اس سے پوری طرح متاثر ہے، بیوی پر تشدد، بچوں کی بیجا سرزنش، پڑوسیوں سے گالی گلوج، طلاق کی شرحوں میں اضافہ،قتل وغارت گری، نابالغ بچوں، بچیوں پر دست درازی، والدین پر طعن وتشنیع، پاکیزہ رشتوں کی پامالی، خانگی مسائل سے عدم توجہی، معاشی حالات کی ابتری جیسے ناگفتہ بہ احوال اور قابل افسوس وطیرۂ زندگی کی ایک بڑی وجہ شراب نوشی کی لعنت بھی ہے،خود فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی واضح ہوتا ہے کہ شراب اُم الخبائث ہے،شراب تمام بے حیائیوں کی ماں ہے،اس سے برائیاں جنم لیتی ہیں،انارکی پھیلتی ہے اور بداخلاقی میں اضافہ ہوتا ہے۔

بعض مغربیت زدہ افراد یہ بہانہ پیش کرتے ہیں کہ یہ نشہ آور اَدویات اور منشیات کے لوازمات انسانی غموں اور ڈپریشن سے نجات کا ذریعہ ہیں، چند لمحے سہی ایک غم زدہ اور آلام روزگار کا مارا انسان اپنا سارا غم بھول جاتا ہے۔یہ بہانہ اپنے پیروں پر کلہاڑی مارنے جیسا ہے یا ایسا ہی ہے جیسے کپڑے پر لگی نجاست وگندگی کو پیشاب سے صاف کرنا۔یہ محض خام خیالی ہے اور کچھ نہیں۔یہ بھی کوئی علاج ہے؟ یہ بھی کوئی دانش وری ہے؟؟ کیا انہیں معلوم نہیں کہ اگر نشے کا چسکا اس کو لگ گیا تو نا ختم ہونے والے غم اور انسانیت سوز زندگی سے اسے کون بچا سکتا ہے؟؟-

ایسے مناظر فلموں اور ٹی وی سیریلوں میں بھی دکھائے جاتے ہیں کہ نشہ بالخصوص شراب

نوشی غموں کا علاج ہے۔ ناول وافسانہ بھی ان منفی رویوں سے خالی نہیں۔ معروف افسانہ نگار محمد بشیر مالیر کوٹلوی بنگالی ناول اور فلم دیوداس کے منفی کردار پر تبصرہ کرتے ہوئے قم طراز ہیں:

''اس طرح کا کردار دیوداس تھا جو اس زمرے میں آتا ہے۔ اس بنگالی ناول پر تین بار فلم بن چکی ہے، حالاں کہ اس فلم کا اس کہانی کا پیغام انتہائی منفی ہے۔ ایک نوجوان کا محبت میں ناکام ہوکر شراب میں ڈوب جانا اور مر جانا۔ ادب کے تاجر، فن بیچنے اور خریدنے والے کہاں اس بات پر غور کرتے ہیں کہ اس فلم کے تھیم کا نوجوان طبقے پر منفی اثر پڑے گا یا مثبت۔''

(''افسانے میں کردار نگاری کی اہمیت''، ماہ نامہ اردو دنیا، اگست ۲۰۱۴ء، ص: ۴۵)

گویا منشیات کے فروغ میں یہ فلمستان بھی کسی سے پیچھے نہیں ہے، ڈرگس مافیاؤں کی تو ہر وقت چاندی ہی چاندی ہے، وہ کسی نہ کسی جہت سے منشیات میں ملوث ہر تین طبقے کے افراد سے رابطہ بنائے رہتے ہیں اور قانون کی طرف سے مطمئن ہوکر یہ گورکھ دھندا بڑی ہوشیاری سے آگے بڑھا رہے ہیں۔ میری سمجھ سے سماج میں ہر طرح کی برائیوں، بے حیائیوں، ظلم وتشدد، حق تلفی اور زیادتی و دھوکا دہی میں یہ فلمیں اور شراب بنیادی کردار ادا کرتی ہیں، حالات کا تجزیہ یہی باور کراتا ہے، یقین نہ آئے تو ہندی دینک جاگرن انٹرنیٹ ایڈیشن یکم ستمبر ۲۰۱۴ء بروز دوشنبہ میں موجود یہ خبر دل تھام کر پڑھیں!!! اخبار لکھتا ہے: ''جارجیا کے ایفنگم کاونٹی میں کچھ ایسا ہی دیکھنے کو ملا جہاں لو اسٹوری پر مبنی فلم ''دی نوٹ بک'' دیکھنے کے بعد ایک سگے بھائی بہن پر ایسا اثر ہوا کہ ان کے بیچ وہ سب کچھ ہوگیا جس کے بارے میں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔ ویب سائٹ میٹرو کے مطابق جارجیا کے رہنے والے ۲۵/سالہ ٹیموتھی سیوائے اور ۲۰/سالہ بکنر سگے بھائی بہن ہیں۔ جن کی اصلیت کا پہلے تو کسی کو پتہ نہیں تھا لیکن ایک دن پولس نے انھیں ایک چرچ کے باہر جنسی تعلق بنائے ہوئے دیکھ لیا۔ بس پھر کیا تھا پولس ان دونوں کو گرفتار کرکے پولس اسٹیشن لے گئی۔ وہاں جاتے ہی دونوں سے پوچھ تاچھ ہوئی۔ پہلے تو دونوں نے اصلیت بتانے سے انکار کردیا۔ لیکن بعد میں اس بات کو مان لیا کہ وہ سگے بھائی بہن ہیں اور ایسا انہوں نے ایک فلم دیکھ کر کیا۔ ان دونوں نے مانا کہ یہ فلم دیکھنے کا ان پر اتنا بُرا اثر ہوا کہ دونوں کے بیچ جنسی جسمانی تعلق بن گیا اور وہ بھی ایک بار نہیں تین بار۔ فی الحال دونوں حراست میں ہیں۔''

یہ ایک مثال ہے ایسے نہ جانے کتنے واقعات رونما ہوتے ہوں گے اور انسانیت شرم سار ہوتی ہوگی۔ چند سال پیشتر اسکولوں میں جنسی تعلیم کے لازمی حکم سے نابالغ سگے بھائی بہنوں میں عملی طور پر جسمانی تعلقات کی خبریں آئی تھیں۔نسل نو میں منشیات کا استعمال جس تیزی سے بڑھ رہا ہے جو یقیناً ہم سب لیے لمحۂ فکریہ سے کم نہیں، محکمہ پولس کی اب تک کی ساری کاروائیاں منشیات کے عادی افراد کے خلاف ہوئی ہیں اور وہ بھی غیر منظّم انداز میں، نہ کوئی ٹھوس حکمت عملی اور نہ مناسب اقدام۔ منشیات فروشوں اور عام نشیلی ادویات فراہم کرنے والوں پر نکیل کسنے میں پولس محکمہ بُری طرح ناکام ہے یا جان بوجھ کر آنکھیں بند کیے ہوئے ہے۔ شہر کے مختلف علاقوں پر منشیات فروشوں کا قبضہ ہے، ڈرگس ڈیلروں کا گروپ ہے جو انتہائی منظّم طرز پر اپنا کاروبار جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ پولس کے منشیات مخالف دستے کو بھی چوکنا ہونے کی ضرورت ہے اور عوامی بیداری لانے کے لیے مہم چلانا بھی ضروری ہے۔ رہی بات مذہب اسلام کی وہ اس میدان میں بھی ہمیں رہ نما خطوط فراہم کرتا ہے، حدیث مبارک: ”کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ“ (ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔) سے مذکورہ نکتے پر خاص روشنی پڑتی ہے، فقہی مسئلہ: ”طَلاقُ السُّکْرَ انِ وَاقِعٌ“ (نشے میں دُھت کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے تو واقع ہو جائے گی۔) بھی چشم کشا ثابت ہوسکتا ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم انفرادی اور اجتماعی طور پر منشیات مخالف تحریک میں شامل ہوں اور نشہ خوری کے جراثیم سے اپنے معاشرے کو پاک کریں۔ بہ طور خاص اپنے بچوں پر ہر وقت نگاہ رکھیں۔ کہیں وہ آوارہ مزاج لڑکوں سے یاری تو نہیں نبھا رہے ہیں، اگر ایسا ہو تو ان کی سخت تنبیہ کی جائے اور ان کے ماحول کی پاکیزگی کا بھر پور خیال رکھا جائے کہ یہ بچے قوم کا مستقبل ہیں۔

●●

نشہ آور چیزوں کا استعمال: اسلامی نقطہ نظر سے

اسلام ایک پاکیزہ مذہب ہے جو اپنے ماننے والوں کو ہر لمحہ نظافت وطہارت کا حکم دیتا ہے، جسم، لباس، جگہ، ماحول کو پاکیزہ رکھنا اس کا ٹارگیٹ ہے، وہ ہر اس برائی اور بے حیائی سے روکتا ہے جو انسانی دل و دماغ، اور ظاہری ماحول کی بربادی اور ابتری کا سبب بنتی ہو، یا زندگی تباہی کے دہانے تک پہنچ رہی ہو، یہ مذہب انسانیت کا نجات دہندہ ہے اور اس کی تعلیمات میں حقوق انسانی کی حفاظت کا راز پوشیدہ ہے، جس کی رعایت سے انسانی معاشرہ امن وامان کا گہوارا بن سکتا ہے۔

انھی باتوں کو نگاہ میں رکھ کر اسلام نے جرائم کے سد باب کا قانون عطا کیا ہے اور ان جرائم کا ارتکاب کرنے والوں پر حدود وقصاص کا حکم سنایا ہے، شراب نوشی بھی انھی جرائم میں سے ایک ہے، جو اسلام کی نظر میں حدودی جرائم کی فہرست میں آتا ہے اور ثبوت مل جانے پر اسّی کوڑوں کی سزا دی جائے گی، تاکہ یہ سزا دوسروں کے لیے درس عبرت بنے۔

لغت میں ہر پینے کی چیز کو شراب کہتے ہیں اور فقہ کی اصطلاح میں شراب نشہ پیدا کرنے والی چیز کو کہتے ہیں اور اس کی بہت سے قسمیں ہیں۔ ''خمر'' خالص انگور کی شراب کو کہتے ہیں، یعنی انگور کا کچا پانی جس میں جوش آجائے اور شراب پیدا ہو جائے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ بھی ضروری ہے کہ اس میں جھاگ پیدا ہو اور ہر شراب کو مجازاً ''خمر'' کہہ سکتے ہیں۔

(بہار شریعت، جلد سوم، ص: ۶۷۱)

امام حافظ محمد بن احمد ذہبی ''کتاب الکبائر''، ص: ۹۲ میں فرماتے ہیں: ''ہر اس شے کو خمر کہتے ہیں جو عقل کا ڈھانپ لے، چاہے وہ تر ہو یا خشک، کھائی جاتی ہو یا پی جاتی ہو۔''

''خمر'' بعینہ حرام ہے، اس کی حرمت نص قطعی سے ثابت ہے اور اس کے حرام ہونے پر

تمام مسلمانوں کا اجماع ہے، یہ پیشاب کی طرح نجس و ناپاک ہے، کم ہو یا زیادہ نجاست غلیظہ ہے، جو اس کو حلال بتائے وہ نص قرآنی کا منکر ہے اور اس پر حکم کفر جاری ہوگا، اس سے کسی طرح بھی فائدہ اٹھانا جائز نہیں ہے، اس کا خریدنا، بیچنا، پینا، پلانا سب ناجائز ہے۔

شراب کی حرمت کا حکم بھی یک بارگی نہیں نازل ہوا کیوں کہ شراب عربوں کی گھٹی میں پیوست تھی اور بیک وقت اتنا سخت حکم ان کی برداشت سے باہر تھا، اس لیے تدریجاً انھیں شراب کی حرمت کا حکم سنایا گیا تاکہ ان کے لیے اس خبیث شے سے بچنا آسان ہو جائے۔

ذیل میں چند آیات قرآنیہ پیش کی جارہی ہیں جو شراب کی حرمت قطعی پر دال ہیں۔

شیطانی کاموں کے حوالے سے اولاً قرآن مجید کی یہ آیت پڑھ لیں، ارشاد ربانی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ وَ مَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّهٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًاوَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ یُزَكِّیْ مَنْ یَّشَآءُ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌo

ترجمہ: اے ایمان والو! شیطان کے قدموں پر نہ چلو اور جو شیطان کے قدموں پر چلے تو وہ تو بے حیائی اور بری ہی بات بتائے گا اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں کوئی بھی کبھی ستھرا نہ ہوسکتا، ہاں اللہ ستھرا کر دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

(سورۂ نور: ۲۴، آیت: ۲۱)

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

یَسْــٴَـلُـوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ قُلْ فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ اِثْـمُهُـمَـاۤ اَكْبَـرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا. ترجمہ: تم سے شراب اور جوے کا حکم پوچھتے ہیں، تم فرمادو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ دنیوی نفع بھی، اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے۔ (سورۂ بقرہ: ۲ - آیت: ۲۱۹)

اس آیت کے نزول کے بعد کچھ لوگوں نے ''گناہ عظیم'' سمجھ کر شراب نوشی چھوڑ دی اور کچھ لوگ ''منــافـع للنـاس'' کی وجہ سے شراب پیتے رہے۔ پھر ایک حادثے کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی، ترجمہ: اے ایمان والو! نشے کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ۔ (سورۂ نساء: ۴-آیت: ۴۳)

''تفسیر خزائن العرفان'' میں اسی آیت کے تحت ہے:

''حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہ) نے ایک جماعت صحابہ کی دعوت کی۔ اس میں کھانے کے بعد شراب پیش کی گئی، بعضوں نے پی، کیوں کہ اس وقت شراب حرام نہ ہوئی تھی۔ پھر مغرب کی نماز پڑھی، امام نشے میں ''**قل یایھا الکافرون اعبد ماتعبدون وانتم عابدون ما اعبد**'' پڑھ گئے۔ اور دونوں جگہ ''**لا**'' ترک کر دیا اور نشہ میں خبر نہ ہوئی اور معنیٰ فاسد ہو گئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انھیں نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع فرمادیا گیا۔ تو مسلمانوں نے نماز کے اوقات میں شراب ترک کر دی، اس کے بعد شراب بالکل حرام کر دی گئی۔''

اس سلسلے میں یہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے:

ایک مرتبہ حضرت سیدنا عِتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی دعوت کی اور کھانے میں اونٹ کا سر بھونا، سب نے کھانا کھایا اور شراب بھی پی، ان پر نشہ طاری ہو گیا اور وہ باہم فخر و مباہات کرنے لگے، کچھ کی زبانوں سے طعنہ زنی کے جملے بھی نکلنے لگے، اسی دوران ایک قصیدہ پڑھا گیا جس میں حضرات انصار کی ہجو تھی، اس کے ردعمل میں ایک انصاری نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی لی اور ایک صحابی کے سر پر ماردی، وہ شدید زخمی ہو گئے اور بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں شکایت کی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بارگاہ خدا میں عرض کیا: ''اے اللہ! ہمیں شراب کے متعلق واضح حکم عطا فرما۔'' اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَاءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ.

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام، تو ان سے

بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ- شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے شراب اور جوئے میں اور تمھیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے،تو کیا تم باز آئے- (مائدۃ:۵- آیت:۹۰،۹۱)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مفسر شہیر علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

''اس آیت میں شراب اور جوے کے نتائج اور وبال بیان فرمائے گئے کہ شراب خوری اور جوے بازی کا ایک وبال تو یہ ہے کہ اس سے آپس میں بغض اور عداوتیں پیدا ہوتی ہیں اور جو ان بدیوں میں مبتلا ہو وہ ذکرالٰہی اور نماز کے اوقات کی پابندی سے محروم ہو جاتا ہے-''

یہ حکم تین ہجری غزوۂ احزاب کے کچھ دن بعد نازل ہوا تو آقاے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی: ''اے اللہ عزوجل! ہم اس سے رک گئے-''

ذرا غور کریں!!! اسلام نے کیوں اس طرح کی ناپاک اور غلیظ چیزوں کا حرام قرار دیا اور اپنے ماننے والوں کو اس سے مکمل اجتناب برتنے کا حکم صادر کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ ان ناپاک اشیا میں گندگی ہے، غلاظت ہے، بے حیائی ہے، بے شرمی ہے، ایسا کرنے والا جب اپنا آپا کھو دیتا ہے تو خود کو نہیں پہچانتا، چہ جائے کہ اپنے احباب، اہل خاندان، اہل وعیال کو پہچان پائے۔ اب آپ خود ہی بتائیں کہ جو شخص اپنی شناخت نہ کر سکے، اپنا اچھا برا نہ سوچ سکے، اپنی بھلائی کو نہ سمجھ پائے وہ دوسروں کی اچھائی، بھلائی کے بارے میں کیا خیال کر پائے گا؟

ایک بات اور بھی ہے کہ منشیات میں ملوث افراد زندگی کے مقصد کو بالکل بھی نہیں جان پاتے، انھیں یہ یاد ہی نہیں رہتا کہ میرے اوپر کوئی دینی، دنیاوی، سماجی، معاشی ذمے داری بھی ہے، مجھے کچھ کرنا ہے، میں بھی کسی کا سرپرست اور نگراں ہوں اور یہ کام میرے اوپر باقی ہے، اسے کچھ پتہ نہیں ہوتا، وہ اپنی دنیا میں مگن رہتا ہے، نہ کچھ کرتا ہے نہ کچھ سوچتا ہے، جس کی وجہ سے ان کی خانگی زندگی میں افراتفری، ہنگامی صورت حال اور ابتری جیسی کیفیات پیدا ہو جاتی ہیں اور اس کا نتیجہ انتہائی بھیانک اور خون کے آنسو رلا دینے والا ہوتا ہے-

نشے کا عادی شخص انسانیت اور انسانی قدروں کو بھی نہیں جانتا، پہچانتا تو اس کی ناقدری اور بے حرمتی بھی اسے خراب اور بے تکی نہیں لگتی، اس لیے انسانی اقدار کی حفاظت کے لیے بھی منشیات کے خاتمے کی کوشش کرنا ہم سب کا فرض ہے-●●

منشیات کی قباحت احادیث نبویہ کی روشنی میں

اسلام نے ہر شخص کے لیے پانچ بنیادی ضروریات کی حفاظت کو لازمی قرار دیا ہے۔ دین، مال، جان، عزت اور عقل۔ اس لیے جو چیزیں عقل کو ڈھانپ لیتی ہیں یا نقصان پہنچاتی ہیں، ان سے بچانا اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا جہان کے لیے رحمت تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خون کے پیاسوں پر بھی کبھی لعنت نہیں فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حقیقی چچا سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتلین پر بھی لعنت نہیں فرمائی لیکن علی العموم جن کبائر کے مرتکبین پر لعنت کی ہے ان میں شرابی بھی ہے۔

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیار، محبت اور شفقت کے ذریعے لوگوں کی اصلاح فرماتے تھے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا طریقہ اختیار کرتے تھے کہ برائی کرنے والا جبراً نہیں بلکہ دلی تقاضوں کی بنیاد پر اس سے کنارہ کشی اختیار کرے۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ جب مدینہ منورہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو فوراً ہی بغیر کسی لیت ولعل کے قیمتی سے قیمتی شرابوں کے مٹکے عادی شرابیوں نے خود توڑ دیے۔ منہ سے لگے ہوئے جام یک لخت واپس رکھ دیے گئے اور مدینہ کی گلیاں شراب سے اس طرح بھر گئیں جیسے بارش کا پانی بہہ رہا ہو۔

ترمذی شریف میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضرب الحد بنعلین اربعین قال مسعر: اظنہ فی الخمر.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چالیس جوتوں کی حد جاری کی، حضرت مسعر فرماتے ہیں: میرا خیال ہے کہ یہ شراب کے متعلق تھا، یعنی شراب نوشی کی حد جاری فرمائی۔

(ترمذی، ابواب الحدود، ص: ۲۶۶، ج:۱)

ابوداؤد میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا شربوا الخمر فاجلدوهم ثم اذا شربوا فاجلدوهم ثم اذا شربوا فاجدلوهم ثم اذا شربوا فاقتلوهم.

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب لوگ شراب نوشی کریں تو انہیں کوڑے مارو پھر کریں تو پھر مارو، پھر کریں تو کوڑے مارو اور چوتھی بار کریں تو انھیں قتل کردو۔ (یہاں بطور تشدید قتل کرنے کا حکم دیا گیا۔) (ابوداؤد ابواب الحدود، ص:۶۱۶، ج:۲)

مزید چند احادیث ملاحظہ کریں:

(۱)-**الخمر أم الخبائث**، ترجمہ: شراب برائیوں کی ماں ہے۔

(۲)-**کل مسکر حرام**، ترجمہ: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

(بخاری شریف، کتاب الاحکام، ص:۱۰۶۳، ج:۲)

(۳)-**ما أسکر کثیره ، فقلیله حرام**، ترجمہ: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔ (ترمذی شریف، ص:۹، ج:۲)

(۴)-**لایشرب الخمر حین یشربها و هو مومن .** ترجمہ: شراب پیتے وقت شرابی کا ایمان ٹھیک نہیں رہتا۔ (صحیح بخاری، ص:۸۳۶، ج:۲)

(۵) -**لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الخمر عشرة عاصرها، ومعتصرها، وشاربها، وحاملها، والمحمولة إلیه، وساقیها، و بائعها، آکل ثمنها والمشتری لها والمشتراة له ،**

ترجمہ: جو شخص شراب کے لیے شیرہ نکالے اور جو نکلوائے اور جو پیے اور جو اٹھا کر لائے اور جس کے پاس لائی جائے اور جو پلائے اور جو بیچے اور جو اس کے دام کھائے اور جو خریدے اور جس کے لیے خریدی جائے ان سب پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔

(سنن ابن ماجہ، ص:۲۵۰-جامع ترمذی، ص:۱۵۵، ج:۱)

(۶)-حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، شرابی، اور اپنے قریب رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔ اور جو شرابی

بے توبہ مر جائے اللہ تعالیٰ اسے وہ خون اور پیپ پلائے گا جو دوزخ میں فاحشہ عورتوں کی بری جگہ سے اس قدر بہے گا کہ ایک نہر ہو جائے گا، دوزخیوں کو ان کی فرج کی بدبو عذاب پر عذاب ہوگی، وہ سخت بدبو گندی پیپ جو بدکار عورتوں کی فرج سے بہے گی اس شرابی کو پینی پڑے گی۔

(مستدرک للحاکم، کتاب الایمان، ص:۲۲، ج:۱)

(۷)۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

''جو شخص شراب کی ایک بوند پیے، چالیس روز تک اس کی کوئی نماز قبول نہ ہو اور جو مر جائے اور اس کے پیٹ میں شراب کا ایک ذرہ بھی ہو تو جنت اس پر حرام کر دی جائے گی اور جو شراب پینے سے چالیس دن کے اندر مر جائے گا وہ زمانہ کفر کی موت مرے گا۔''

(مستدرک للحاکم، کتاب الاشربۃ، ص:۱۴۷، ج:۴)

اس وقت نشہ آور اور خاص کر حشیش اور بھنگ کا استعمال بہت زیادہ ہو چکا ہے، لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ خمر نہیں اور عقل میں فتور پیدا نہیں کرتی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نشہ آور اشیا حشیش، افیون، کوکین، مورفین وغیرہ کا استعمال کئی ایک وجوہات کی بنا پر حرام ہے، جن میں سے چند ایک ذیل میں بیان کی جاتی ہیں:

(۱)۔یہ اشیا عقل میں فتور پیدا کرتی ہیں، اور جو چیز عقل میں فتور پیدا کرے وہ حرام ہے؛ کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''ہر نشہ آور چیز خمر ہے، اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے، اور جس کسی نے بھی دنیا میں شراب نوشی کی اور وہ شراب نوشی کرتے ہوئے توبہ کیے بغیر ہی مر گیا تو وہ آخرت میں شرابِ طہور نہیں پیے گا۔'' (صحیح مسلم، حدیث نمبر:۲۰۰۳)

صحیحین میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں:

'' مجھے اور معاذ بن جبل کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے علاقے میں جَو کی شراب تیار کی جاتی ہے جسے ''المزد'' کا نام دیا جاتا ہے، اور شہد سے تیار کردہ شراب کو ''البتع'' کہا جاتا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر مسکر اور نشہ آور چیز حرام ہے۔''

(صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۴۰۸۷)

اور بخاری و مسلم میں ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر یہ یہ فرما رہے تھے کہ: اما بعد: لوگو! شراب کی حرمت نازل ہو چکی ہے، اور یہ شراب پانچ اشیا یعنی انگور، کھجور، اور شہد، اور گندم، اور جو سے تیار ہوتی ہے، اور خمر وہ ہے جو عقل میں فتور پیدا کر دے۔''

(صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۴۳۴۳)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور چیز اور مست کر دینے والی شے سے منع فرمایا ہے۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الاشربہ ص: ۱۶۳، ج: ۲)

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ نشہ آور اشیا عقل میں فتور پیدا کرتی اور اس پر پردہ ڈالتی ہیں۔

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ وسلم کے اس مطلق فرمان (ہر مسکر اور نشہ آور چیز حرام ہے) سے ہر نشہ آور چیز کی حرمت پر استدلال کیا گیا ہے، چاہے وہ شراب نہ بھی ہو، تو اس میں حشیش وغیرہ بھی شامل ہوگی۔ امام نووی وغیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بالجزم اور یقین کے ساتھ کہا ہے کہ یہ مسکر یعنی نشہ آور ہے، اور دوسرے نے یقین کے ساتھ اسے مخدر یعنی بے سدھ کر دینے والی قرار دیا ہے، کیوں کہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ جو کچھ شراب نوشی سے لڑکھڑاہٹ اور مدہوشی وغیرہ ہوتی ہے وہ اس سے بھی حاصل ہوتی ہے۔ اور اگر بالفرض یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ یہ نشہ آور نہیں تو ابوداود میں ''ہر مسکر اور مفتر چیز کی ممانعت'' کی روایت موجود ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔''

(فتح الباری شرح بخاری، جلد ۱۰ ص: ۴۵)

(۲)۔اس میں بہت زیادہ نقصانات اور عظیم قسم کا ضرر پایا جاتا ہے جو کہ شراب نوشی کرنے سے بھی زیادہ بڑھ کر ہو سکتا ہے، حالاں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''نہ تو کسی کو نقصان دو، اور نہ ہی نقصان اٹھاؤ۔'' (مسند احمد اور سنن ابن ماجہ حدیث نمبر: ۲۳۴۱)

تو اس میں انسان کا ذاتی طور پر بھی نقصان ہوتا ہے، اس کے خاندان اور اولاد کو بھی

نقصان پہنچتا ہے، اور اس کے معاشرے اور سماج کو بھی۔

اس کا **ذاتی اور شخصی نقصان** یہ ہے کہ: یہ استعمال کرنے والے کے جسم اور عقل پر بڑا گہرا اثر ڈالتی ہے، کیوں کہ نشہ آور اور مستی والی چیز صحت اور اعصاب اور عقل وفکر اور مختلف دوسرے اعضا اور نظام ہضم وغیرہ کو خراب اور ہلا کر رکھ دیتی ہے، اور اس کے علاوہ بھی کئی ایک خرابیاں ہیں جو سارے بدن کو توڑ کر رکھ دیتی ہیں، بلکہ آدمی کے وقار اور انسانی عزت وکرامت کو ختم کر دیتی ہے، کیونکہ اس سے انسان کی شخصیت ہل کر رہ جاتی ہے، اور وہ استہزا اور مذاق کا نشانہ، اور مختلف قسم کے امراض کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے۔

خاندانی نقصان یہ ہے کہ: اس کی بیوی اور اولاد کو مختلف قسم کی خرابیاں اور ضرر لاحق ہوتے ہیں، جس کی بنا پر گھر جہنم سا بن کر رہ جاتا ہے، گھر میں تعصب و ہیجان اور سب وشتم کا دور، اور طلاق اور حرام کلام، اور توڑ پھوڑ، اور بیوی بچوں کا خیال نہ کرنا، اور گھریلو اخراجات میں کوتاہی جیسے معاملات جنم لیتے ہیں اور نشہ آور اور مست کر دینے والی اشیا کے استعمال سے ایسی اولاد پیدا ہوتی ہے جو اپاہج اور عقلی طور پر ناقص رہ جاتی ہے۔

اور **عمومی نقصان** یہ ہوتا ہے کہ لمبا چوڑا مال اور دولت ضائع ہو جاتا ہے جس کا کوئی فائدہ تک نہیں ہوتا، اور مصلحت وضروریات اور اعمال معطل ہو کر رہ جاتے ہیں، اور واجبات کی ادائیگی میں کوتاہی ہوتی ہے، اور عمومی امانت کی ادائیگی میں خلل پیدا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جو اسے نشہ یا مستی سے اشخاص، اور اموال اور عزت کے خلاف جرائم کے ارتکاب کی طرف لے جاتا ہے، بلکہ مست کر دینے والی اشیا کے نقصانات تو نشہ آور اشیا سے بھی زیادہ خطرناک ہیں، کیوں کہ مست کر دینے والی اشیا تو اخلاقی قدروں کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہیں۔

ایک اہم واقعہ:

”کہتے ہیں کسی زمانہ میں ایک نیک آدمی رہا کرتا تھا، جو بڑا عبادت گزار تھا۔ وہ دنیا کو چھوڑ کر شہر سے دور ایک ویرانے میں دن رات عبادت میں مصروف رہا کرتا تھا، قرب وجوار میں ایک آوارہ بدچلن عورت رہا کرتی تھی، اس نے اپنی ملازمہ کو اس نیک آدمی کے پاس بھیجا اور اسے کسی مسئلے کی گواہی دینے کے سلسلے میں بلوالیا۔ یہ عبادت گزار جب اس عورت کے گھر داخل

ہوا تو اس ملازمہ نے دروازہ بند کردیا، آخر وہ اس کمرے میں پہنچا جہاں وہ آوارہ اور بدچلن عورت بیٹھی تھی۔ ملازمہ نے گھر کے تمام دروازے بند کردیے۔ یہ عورت انتہائی خوبصورت تھی، اس کے ایک ہاتھ میں بچہ دوسرے ہاتھ میں شراب کا جام بھرا ہوا تھا، اس نے مرد سے کہا: میں نے آپ کو کسی گواہی کے لیے نہیں بلوایا بلکہ اس لیے بلوایا ہے کہ تم تین باتوں میں سے کسی ایک بات پر عمل کرو۔ پہلی بات یہ کہ مجھ سے بدکاری کرو، دوسری یہ کہ اگر یہ نہ ہوسکے تو اس بچے کو قتل کرو، تیسری یہ کہ تم شراب کا بھرا ہوا جام نوش کرو۔ اگر تم نے ان باتوں کا انکار کیا تو میں شور برپا کرکے تم کو رسوا کردوں گی۔ عورت کی یہ باتیں سن کر عبادت گزار شخص پریشان ہوگیا اور شراب پینے کو دونوں کاموں سے غنیمت جانا اور اسے پی گیا۔ اور جب اس پر نشے کا غلبہ ہوا تو مدہوشی کی حالت میں اس نے عورت کے ساتھ بدکاری کی اور اس بچے کو قتل بھی کردیا۔''

(مواعظ رضویہ در بیان حسنات وسیات، جلد۲، ص:۸۷)

اس واقعہ میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ نشہ ایک ایسی بری خصلت ہے جو نشہ کرنے والوں کی سوچ سمجھ اور فہم وفراست کو ختم کردیتی ہے۔ دیکھیے مذکورہ بالا واقعہ میں عبادت گزار شخص نے قتل اور زنا سے شراب کو غنیمت جانا مگر اس کی تاثیر نے یہ اثر دکھایا کہ اس نے زنا اور قتل جیسے گناہ کبیرہ بھی کرڈالے۔ نشے کی مدہوشی نے اس کی دنیا اور آخرت کو تباہ کردیا۔ یہی نہیں بلکہ نشہ وہ بری عادت ہے کہ جو اخلاق کو تباہ اور جوانی کو برباد کردیتی ہے، جو تقویٰ، پرہیزگاری، عبادات و ریاضات کا خاتمہ کرکے اعمال صالحہ کو حرف غلط کی طرح مٹا کر رکھ دیتی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''قسم ہے میری عزت کی، میرا جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ بھی پیئے گا میں اس کو اسی کے مثل پیپ پلاؤں گا اور جو بندہ میرے خوف سے شراب پینا چھوڑ دے گا، میں اسے مقدس حوضوں میں سے شراب طہور پلاؤں گا۔'' (مسند احمد ابن حنبل، ص:۲۵۷، ج:۵)

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بڑا کبیرہ گناہ ہے۔ تمام برائیوں کی ماں اور اصل ہے، جو شخص پیتا ہے، نماز کو چھوڑ دیتا ہے اور اپنی ماں یا خالہ، پھوپھی کے ساتھ برا

کرتا ہے- یہ بالکل سچی اور ہر کسی کی سمجھ میں آنے والی بات ہے-

یہ حقیقت ہے کہ نشہ کرنے والا اکثر نماز جیسی عبادت سے محروم رہتا ہے اور بسا اوقات اس پر نشہ کا بھوت اس قدر غالب ہوتا ہے کہ وہ اپنی ماں، بہن، خالہ اور پھوپھی کی بھی پہچان نہیں کر پاتا۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا طبیب جسمانی و روحانی کا فرمان بیان کرتی ہیں کہ قویٰ میں سستی پیدا کرنے اور نشہ پیدا کرنے والی کسی چیز کو استعمال نہ کرو۔ ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا کہ صحت کو نقصان پہنچانے والی، ناخوشگوار اور ہر ناپاک چیز صریحاً حرام ہے۔ حضرت طارق بن سوید رضی اللہ عنہ نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ میں بیمار ہوں اور علاج کے لیے شراب کو بطور دوا استعمال کرنا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دوا نہیں، بیماری ہے-

●●

منشیات سے متعلق چند شرعی مسائل

اس مقام پر لازم ہے کہ نشہ آور چیزوں کے استعمال، ان کی خرید وفروخت، درآمد، برآمد اور منشیات میں ملوث افراد سے متعلق احکام شرعیہ بھی بیان کر دیے جائیں، تاکہ یہ مطلع بھی پورے طور پر صاف ہو جائے اور کسی حکم شرعی کے بارے میں کسی کو کوئی دقت نہ ہو، اس کے لیے ہم نے فقہ حنفی و فتاویٰ کے مشہور کتاب ''فتاویٰ رضویہ'' کا انتخاب کیا ہے۔ ذیل میں اسی کتاب کی مختلف جلدوں سے چند عبارتیں پیش کی جاتی ہیں۔

مجدد اعظم، فقیہ اسلام امام احمد رضا قادری قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں:

''بھنگ، چرس، شراب سب حرام ہیں مگر شراب سب میں بدتر ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔''

(فتاویٰ رضویہ، مترجم، مطبوعہ گجرات، جلد:۲۲ص:۶۰۶)

البتہ فرق یہ ہے کہ شراب کی حرمت قطعی و بذاتہ ہے اور دوسری نشہ آور اشیا کی حرمت اس سے ایک درجہ کم ہے۔ امام احمد رضا قدس سرہ لکھتے ہیں:

''خمر کی حرمت قطعیہ بلکہ ضروریات دین سے ہے، اس کے ایک قطرہ کی حرمت کا منکر قطعاً کافر ہے۔، باقی مسکرات میں یہ حکم نہیں۔ ہاں بنگ وغیرہ کسی چیز سے نشہ کی حرمت کا منکر گمراہ و مخالف اجماع ہے، شراب کی حرمت بعینہا ہے اور بنگ کی حرمت بہ علت اِسکار ہے۔ نشہ بازی بنگ یا افیون کسی بلا سے ہو مطلقاً گناہ کبیرہ ہے، شراب کسی طرح کی ہو صرف حرام ہی نہیں بلکہ اس کی ایک ایک بوند نجس، ناپاک ہے۔ وھو الصحیح وعلیہ الفتویٰ۔'' (جلد:۱۱،ص:۲۰۷)

اسپرٹ سے متعلق ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

''اسپرٹ واقعی شراب بلکہ سب شرابوں سے تیز وتند ہے، حتیٰ کہ اپنی تیزی کے سبب سم ہوگی، مذہب معتمد و مفتیٰ بہ یہ ہے کہ ہر مائع مسکر کا ایک قطرہ بھی حرام اور نجس ہے۔''

(ایضاً، جلد:۲۵،ص:۲۱۰،۲۱۱)

نشہ آور تاڑی کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’قول منصور ومختار میں تاڑی وغیرہ ہر مسکر (نشہ آور) پانی کا قطرہ قطرہ مثل شراب حرام و ناروا ہے اور نہ صرف حرام بلکہ پیشاب کی طرح مطلقاً نجاست غلیظہ ہے۔‘‘

(ایضاً، جلد:۲۵،ص:۱۰۸)

’’شراب کسی قسم کی ہو مطلقاً حرام بھی ہے اور پیشاب کی طرح نجس بھی۔ برانڈی ہو خواہ اسپرٹ خواہ کوئی بلا، جس دوا میں اس کا جز ہو خواہ کسی طرح اس کی آمیزش ہو اس کا کھانا پینا بھی حرام، اس کا لگانا بھی حرام، اس کا بیچنا خریدنا بھی حرام، طبیب کہ اس کا استعمال بتائے مبتلائے گناہ وآثام۔ یہی ہمارے ائمہ کرام کا مذہب صحیح ومعتمد ہے۔‘‘ (ایضاً، جلد:۲۴،ص:۱۹۳،۱۹۴)

مہوہ سے بنائی جانے والی شراب سے متعلق فرماتے ہیں:

’’صحیح یہ ہے کہ مائعات مسکرہ یعنی جتنی چیزیں رقیق وسیال ہو کر نشہ لاتی ہیں خواہ وہ مہوہ سے بنائی جائیں یا گڑ یا اناج یا لکڑی یا کسی بلا سے وہ سب شراب ہیں، ان کا ہر قطرہ حرام بھی اور پیشاب کی طرح نجس وناپاک بھی اور ان سے نشہ میں شراب کی طرح حد بھی ہے اور صحیح یہ ہے کہ دوا میں بھی ان کا استعمال حرام ہی ہے، بخلاف ان چیزوں کے جو بغیر سیال ہونے کے نشہ رکھتی ہیں جیسے افیون، مشک وزعفران وغیرہ کہ یہ ناپاک نہیں اور بقدر سکر مطلقاً حرام ہیں۔ یونہی بقصد لہو وفساد بھی مطلقاً حرام اگرچہ بقدر سکر نہ ہو، ورنہ مقدار، قلیل بغرض صحیح مثل دوا وغیرہ بے تشبّہ فاسقین حلال ہے، تو درمختار کی اس عبارت کو مہوہ کی شراب سے کوئی تعلق نہیں۔ درمختار میں ہے: **حرمها محمد مطلقا قليلها وكثيرها وبه يفتى وهو نجس ايضا ولو سكر منها، المختار فى زماننا انه يحدوبه يفى اما عند قصد التلهى فحرام اجماعا ، اھ ،ملتقطا.** (امام محمد نے اس کو مطلقاً حرام قرار دیا ہے چاہے قلیل ہو یا کثیر، اور اسی پر فتویٰ ہے، اور وہ نجس بھی ہے، اگر اس سے نشہ آئے تو ہمارے زمانے میں مختار یہ ہے کہ اس پر حد جاری کی جائے گی، اسی پر فتویٰ ہے اور لہو ولعب کے ارادے سے پینا بالا جماع حرام ہے ،ملتقطاً)۔ (ایضاً، جلد۲۵ص:۲۰۵،۲۰۶)

ایک سوال (سوائے شراب کے بھنگ، افیون، تاڑی، چرس کوئی شخص اتنی مقدار میں پیے

کہ اس سے نشہ نہ آئے، وہ شخص حرام کا مرتکب ہوا یا نہیں؟) کے **جواب** میں تحریر فرماتے ہیں:

''نشہ بذاتہ حرام ہے، نشہ کی چیزیں پینا جس سے نشہ بازوں کی مشابہت ہو اگرچہ نشہ تک نہ پہنچے یہ بھی گناہ ہے، یہاں تک کہ علما نے تصریح فرمائی ہے کہ خالص پانی دورِ شراب کی طرح پینا بھی حرام ہے۔ ہاں اگر دوا کے لیے کسی مرکب میں افیون یا بھنگ یا چرس کا اتنا جز ڈالا جائے جس کا عقل پر اصلاً اثر نہ ہو، حرج نہیں۔ بلکہ افیون میں اس سے بھی بچنا چاہیے کہ اس خبیث کا اثر ہے کہ معدے میں سوراخ کر دیتی ہے جو افیون کے سوا کسی بلا سے نہیں بھرتے تو خواہی نخواہی بڑھانی پڑتی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔'' (ایضاً، جلد: ۲۵ ص: ۲۱۳)

سوال: ایک شخص تھوڑی سی افیون بغرضِ دوا کھاتا ہے اور اس کے سبب اسے نشہ نہیں ہوتا ایسے کی امامت مکروہ ہے یا نہیں؟

جواب: نشہ جو ہمارے محاورہ میں سکر و تفتیر دونوں کو عام ہے اور بنص حدیث دونوں حرام، اُس کے یہی معنی نہیں کہ زمین و آسمان یا مرد و عورت میں امتیاز نہ رہے۔ یہ تو اس کی انتہا اور نشہ کی ابتدا، انتہا دونوں حرمت میں یکساں، پس اگر افیون کے سبب کچھ بھی اس کی عقل میں فتور یا حواس میں اختلال پیدا ہو تو کسی وقت پینک آتی ہو، بیٹھے بیٹھے اونگھ جاتا ہو، کسی وقت گردن ڈھلتے یا آنکھیں چڑھ جاتیں، اُن میں لال ڈورے پڑتے ہوں، جسے یہ لوگ اپنی اصطلاح میں کیف و سرور کہتے ہیں، تو یہ سب صورتیں حرام ہیں اور اُن کا مرتکب فاسق اور اس کے پیچھے نماز مکروہ بلکہ اگر صرف اتنا ہی ہوتا کہ جس دن نہ کھائے، جمائیاں آئیں، اعضا شکنی ہو، دورانِ سر ہو، تاہم حرمت میں شک نہیں کہ ترک پر خمار پیدا ہونا صاف بتا رہا ہے کہ استعمال بطور دوا نہیں، نفس اس کا خوگر ہو گیا ہے اور بلا غرض مرض اپنی طلب و شوق سے اُسے مانگتا ہے اور یہ صورت خود ناجائز ہے اگرچہ نشہ نہ ہو بلکہ حقیقۃً یہ حالت اُسی کو پیدا ہو گی جس دماغ میں افیون اپنا عمل ناجائز کرتی ہو، ورنہ مجرب دوا کا ترک خمار نہیں لاتا، ہاں اگر ان سب حالتوں سے پاک ہے اور واقعی صرف حالتِ مرض میں بقصد دوا اتنی قلیل مقدار پر استعمال کرتا ہے کہ نہ اُس کے کھانے سے سرور آتا ہے اور نہ چھوڑنے سے خمار، تو اس کے پیچھے نماز مکروہ نہیں۔ ردالمحتار میں ہے: **البنج والافیون استعمال الکثیر المسکر منه حرام مطلقا واما قلیل فان کان للھو حرم وان**

للتداوی فلا ، انتھی ملتقطا. واللہ تعالٰی اعلم -(بھنگ اور افیون کا استعمالِ کثیر کہ اس سے نشہ پیدا ہو تو ہر حال میں حرام ہے، اگر قلیل ہو تو لہو کے لیے حرام ہے اور بطور دوائی حرام نہیں -)(فتاویٰ رضویہ مترجم، جلد:۲،ص:۴۵۳،۴۵۴)

سوال: افیونی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں، اور اگر اس نماز کے پھیرنے کا حکم ہو تو فقط ظہر وعشا کی پھیری جائے یا فجر وعصر ومغرب کی بھی، اور افیون کھانی کیسی ہے، افیونی فاسق مستحق عذاب ہے یا نہیں؟

جواب: ضرور فاسق و مستحقِ عذاب ہے، صحیح حدیث میں ہے: **نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عن کل مسکرو مفتر، رواہ امام احمد و ابوداؤد عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالٰی عنھا بسند صحیح.** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر چیز کہ نشہ لائے اور ہر چیز کہ عقل میں فتور ڈالے حرام فرمائی۔ اسے امام احمد، اور امام ابوداؤد نے بسند صحیح ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اگر افیونی پینک کی زور میں ہو جب تو اس کی خود نماز باطل اور اُس کے پیچھے اوروں کی بھی محض باطل۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکرٰی حتی تعلموا ماتقولون،** نماز کے قریب نہ جاؤ اس حالت میں کہ تم نشہ میں ہو یہاں تک کہ جان لو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اور اگر ہوش میں ہو جب بھی اس کے پیچھے نماز ممنوع ہے: **لان الصلٰوۃ خلف الفاسق تکرہ کراھۃ تحریم کما حققہ فی الغنیۃ وغیرھا.** کیوں کہ فاسق کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے جیسا کہ اس مسئلہ کی تحقیق غنیہ وغیرہ میں کی ہے-''

(فتاویٰ رضویہ مترجم، جلد:۲،ص:۴۶۳،۴۶۴)

سوال: افیون اور بھنگ کی صحت کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: صحت اور چیز ہے اور جواز بمعنی حل دوسری چیز، مذکورہ اشیا یعنی افیون اور بھنگ جب نشہ کی حد تک پہنچ جائیں تو اگر چہ حرام ہیں مگر متقوم ہونے سے خارج نہیں ہوتیں، جیسے شراب اور خنزیر متقوم ہونے سے خارج ہوتے ہیں تو بیع مال متقوم مقدور التسلیم پر وارد ہو تو صحیح ہوتی ہے اگر چہ حرام ہو۔ لہٰذا صحت تو ان میں مطلق ہے اور اگر بیرون بدن ان میں سے علاج

معالجہ مطلوب ہو تو جواز بمعنی حل بھی ہوگا اور اگر معصیت کے لیے ان کی بیع مطلوب ہو تو جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گناہ اور ظلم پر تعاون مت کرو، واللہ تعالیٰ اعلم۔"

(ایضاً، جلد: ۱۷، ص: ۱۷۰)

سوال: بھنگ اور افیون کا گورنمنٹ سے ٹھیکہ لے کر دکان کرے تو بھنگ لینا اور دکانداری کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: بھنگ اور افیون بقدر نشہ کھانا پینا حرام ہے۔ اور خارجی استعمال نیز کسی دوا میں قدر قلیل جز و ہو کہ روز کے قدر شربت میں قابل تفتیر نہ ہو، اندرونی بھی جائز، تو وہ معصیت کے لیے متعین نہیں، تو ان کی بیع حرام نہیں، مگر اس کے ہاتھ کہ معصیت کے لیے اسے خریدے، لیکن اکثر وہی ہیں تو ان کی تجارت میں احتیاط سخت دشوار اور اسلم احتراز، اور ٹھیکہ یہاں غالباً بایں معنٰی ہے کہ گورنمنٹ سے ان کو اجازت دی جاتی ہے، دوسرا نہیں بیچ سکتا، یہ ایک قانونی بات ہے جس کا ان پر الزام نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ایضاً، جلد: ۱۹، ص: ۵۳۷، ۵۳۸)

سوال: افیون کی خرید و فروخت جائز ہے یا نہیں؟ چونکہ غیر قوم اس سے فائدہ حاصل کر رہی ہے اور اہل اسلام محروم ہیں، شرع شریف نے اس قسم کا بٹہ لینا دینا اور تجارت کسی طریقہ سے جائز رکھی ہو تو جواب تشریح کے ساتھ مرحمت فرمایا جائے۔

جواب: افیون نشہ کی حد تک کھانا حرام ہے اور اسے بیرونی علاج مثلاً ضماد و طلاء میں استعمال کرنا یا خوردنی معجونوں میں اتنا قلیل حصہ داخل کرنا کہ روز کی قدر شربت نشے کی حد تک نہ پہنچے تو جائز ہے اور جب وہ معصیت کے لیے متعین نہیں تو اس کے بیچنے میں حرج نہیں مگر اس کے ہاتھ جس کی نسبت معلوم ہو کہ نشہ کی غرض سے کھانے یا پینے کو لیتا ہے، **لان المعصیة تقوم بعینها فکان کبیع السلاح من اھل الفتنة۔**

(فتاویٰ رضویہ مترجم، جلد: ۲۳، ص: ۵۷۳، ۵۷۴)

منشیات سے آگاہی

منشیات سے مراد ایسی دوائیں ہیں جن کے استعمال سے سرور و انبساط کی کیفیت محسوس ہو۔ دنیا سے بے نیازی اور بے خودی کی کیفیت طاری ہو جائے اور نیند، بے ہوشی، مدہوشی اور بدمستی طاری ہو کر تمام دکھ درد بھول جائیں۔ شروع شروع میں تو سکون کا متلاشی بے انتہا فرحت محسوس کرتا ہے مگر جب نشہ ہرن ہوتا ہے تو اس کی طلب پھر بے چین کر دیتی ہے اور اس کے حصول کے لیے وہ پھر کوشاں ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کی زندگی کا مقصد ہی نشہ کرنا رہ جاتا ہے۔ کوئی بھی ایسی چیز جو ہمارے جسم یا دماغ کی فعالیت کے انداز کو بدل سے وہ نشہ آور ہوتی ہے ،اور جب کسی چیز کا ہماری زندگی پر منفی اثر پڑتا ہے تو یہ منشیات کا بیجا استعمال ہوسکتا ہے۔

دنیا میں پانچ سو سے زائد ایسے مرکبات یا مفردات ہیں جنہیں بطور نشہ استعمال کیا جاتا ہے۔ ان میں سے معروف نام شراب، بھنگ، چرس، گانجا، افیون، سگریٹ، حقہ، کوکو، چائے اور افیون کے مشتقات میں سے نارکوٹین، نازینین، مارفین، ہیروئن اور کوڈین ہیں۔ یہ بات بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ شراب مشروبِ مغرب ہے۔ تمباکو امریکہ اور یورپ والوں کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے۔ افیون سے اخذ کی جانے والی ان تمام بلاؤں کی ایجاد کا سہرا بھی تقریباً امریکہ کے سر ہے اور اسی نے دنیا کو ان سے متعارف کروایا ہے۔ ذیل میں چند ایسے خاص نباتات اور مفردات کا تذکرہ کیا جاتا ہے، جو منشیات کی اصل ہیں اور نشہ آور مرکبات تیار کرنے میں جن کا استعمال لازمی سمجھا جاتا ہے، کہ ان کے بغیر وہ نشہ آور بنائی نہیں جاسکتیں۔

افیونی پوست: ایک ایسے پودے کا نام ہے جس سے ایک نشہ آور شی افیم بنتی ہے۔ اس کے نباتاتی نام کا مطلب ہے نیند لانے والی پوپی۔ اس کا پھول خوب صورت ہوتا ہے، اور اس کی کئی اقسام ہیں، اس کو افیم کے علاوہ سجاوٹ کے لیے بھی اگایا جاتا ہے۔ افغانستان اس کی کاشت کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ اس کے بیج کو خشخاش کہتے ہیں جو کھانوں اور مختلف ادویات کی تیاری

میں استعمال ہوتا ہے۔

قنب: قنب ایک پودا ہے جس کے پھول، بیج اور تنے مختلف اشیا کی تیاری میں استعمال ہوتے ہیں۔ قنب ہندی کے مادہ پھول سے بھنگ اور حشیش تیار ہوتی ہے۔ برصغیر ہند و پاک میں یہ پودا پہاڑی علاقوں میں قدرتی طور پر بھی ہوتا ہے۔

ایتھنول: اس کو عرف عام میں الکحل کہتے ہیں۔ اسی طرح الکحلی مشروب وہ ہوتا ہے جس کے اندر ایتھنول شامل ہوتا ہے۔ جیسے برینڈی، بیئر، ٹھرا، کچی شراب وغیرہ مشروبات۔ عام بول چال میں اس کے لیے شراب کا لفظ استعمال ہوتا ہے جو تکنیکی اعتبار سے درست نہیں۔ برازیل دنیا میں سب سے زیادہ ایتھنول برآمد کرنے والا ملک ہے۔

بھنگ: بھنگ قنب ہندی کے مادہ پودے کے پھولوں اور پتوں سے تیار ہونے والی ایک نشہ آاور ترکیب ہے۔ بھارت اور پاکستان میں روایتی طور پر نشے کے لیے استعمال ہوتی رہی ہے، پاکستان اور بھارتی پنجاب میں سردائی اور بگارت کے دیگر علاقوں میں بھنگ لسی کی شکل میں استعمال دیکھنے میں آتا ہے۔

ہیروئین: ہیروئن بھی نشہ آور اشیا میں بہت زیادہ خطرناک چیز مانی گئی ہے۔ یہ ایک ایسا مہلک زہر ہے جسے پینے سے سگریٹ کا دھواں سانس کے ذریعے پھیپھڑوں میں پہنچتا ہے، اس کے بعد پورے جسم میں گردش کرتا ہے۔ اگر کوئی عورت پیے تو اس کے رحم میں موجود بچے کے دوران خون میں بھی دھواں شامل ہو جاتا ہے، جس سے کینسر جیسے خطرناک مرض کو تقویت ملتی ہے اور یہ مرض ناسور بن جاتا ہے۔

تمباکو: یہ ایک زرعی پیداوار ہے جو کہ تمباکو کے پودے کے پتوں سے تیار کی جاتی ہے۔ یہ راست طریقہ سے سگریٹ، نسوار یا پان میں استعمال ہونے کے علاوہ کیڑے مارنے کے لیے اور بعض ادویات میں نکوٹین کی جزو کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ یہ عام طور پر ہلکی نشہ آور خصوصیات رکھنے والی دوا کے طور پر استعمال ہوتی ہے اور کئی ممالک میں زرعی پیداوار میں فوری منافع بخش فصل کے طور پر بھی اگایا جاتا ہے۔ تمباکو دنیا میں سب سے زیادہ کیوبا، چین اور امریکہ میں پیدا ہوتا ہے، جب کہ پاکستان کا شمار دنیا کا اعلیٰ معیار کا تمباکو پیدا کرنے والے ممالک میں

سرفہرست ہے۔

دوسرے تمام نشے استعمال کرنے والے ابتداً تمباکو نوشی سے کرتے ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ تمباکو کی پیدائش اور استعمال امریکی ریاستوں میں ہوتا ہے۔ اب بھی سگریٹ اور پائپ کے ذریعے امریکہ کھربوں ڈالر سالانہ کا زرمبادلہ کماتا ہے۔ برصغیر میں سگریٹ کو متعارف کرانے والے اور لوگوں کو اس کا عادی بنانے والے بھی اہل مغرب ہی ہیں۔ ایک مغربی ماہر نفسیات نے اس بات کا برملا اظہار کیا ہے کہ جو افراد سگریٹ پی سکتے ہیں وہ کوکین، مارفین اور ہیروئن کے بھی عادی ہو سکتے ہیں۔ تمباکو کا سب سے عام استعمال سگریٹ میں ہوتا ہے، اس کے علاوہ چبانے کے لیے، نسوار اور اس کے عرق کو بھی ہلکے نشہ آور مادے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ تمباکو کی کئی اقسام ہیں، جو کہ درجہ بندی میں نکوٹینا خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ انگریزی کا لفظ Nicotina یا Nicotine جین نکوٹ کے اعزاز میں رکھا گیا تھا جو کہ پرتگال میں فرانسیسی سفیر کے عہدے پر تعینات تھے۔ انھوں نے ہی پہلی بار ۱۵۵۹ء میں تمباکو کو عدالت کے روبرو ایک دوا کے طور پر متعارف کروایا تھا۔

چوں کہ نکوٹین کی زیادہ تر خصوصیات نشہ آور ہیں، اسی وجہ سے تمباکو کے استعمال کنندہ شخص میں جسمانی برداشت اور کیمیائی انحصار متاثر ہو سکتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا بھر میں ایک ارب دس کروڑ افراد تمباکو نوشی کی عادت میں مبتلا ہیں اور بالغ انسانوں کی آبادی کا 1/3 حصہ اس عادت میں مبتلا ہے۔ اقوام متحدہ کے عالمی ادارہ صحت کے مطابق تمباکو نوشی تیزی سے دنیا میں انسانی اموات کی وجہ بنتی جا رہی ہے اور اس کی وجہ سے ہر سال دنیا میں تقریباً چون لاکھ افراد ہلاک ہو جاتے ہیں جب کہ اس کا تدارک ممکن ہے۔

سگریٹ: سگریٹ نوشی بظاہر ایک معمولی نشہ ہے لیکن افیون، بھنگ، چرس، مارفین وغیرہ زیادہ تر سگریٹ کے ٹوٹے کے ذریعہ ہی استعمال کی جاتی ہیں۔ اس لیے سگریٹ نوشی نشہ بازی کا پہلا زینہ ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ہر سال دنیا بھر میں لاکھوں افراد سگریٹ اور تمباکو نوشی کے نتیجہ میں لاحق ہونے والی بیماریوں کے باعث موت کا شکار ہوتے ہیں اور کروڑہا ڈالرز ایسے مریضوں کے علاج پر خرچ کیے جاتے ہیں جو سگریٹ نوشی کی وجہ سے مختلف امراض میں مبتلا ہوتے ہیں۔

عالمی ادارہ صحت کا کہنا ہے کہ تمبا کو نوشی دنیا بھر میں موت کا سبب بننے والی آٹھ اہم وجوہات میں سے چھ میں سب سے زیادہ خطرے کی وجہ سمجھی جاتی ہے۔ عالمی ادارہ صحت کا یہ بھی کہنا ہے کہ ہر سال تمبا کو نوشی کرنے والے کم از کم پچاس لاکھ افراد پھیپھڑوں کے سرطان، دل کے امراض اور دوسری وجوہات کی بنا پر انتقال کر جاتے ہیں۔ ادارے کا یہ بھی کہنا ہے کہ اگر یہی رجحان جاری رہا، تو ۲۰۳۰ء میں تمبا کو نوشی سے منسلک وجوہات کی بنا پر مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر کم از کم ۸۰ رلاکھ تک پہنچ جائے گی۔ ہم میں سے کوئی بھی اِن اعداد و شمار کا حصہ ہو سکتا ہے، کیوں نہ ہو کہ اپنے ہی گھر سے آغاز کیا جائے، اپنے بچوں کو شروع سے ہی تمبا کو نوشی کے خطرات کے بارے میں بتایئے اور اِس بات کی خبر رکھیے کہ کہیں وہ چھپے چوری سگریٹ تو نہیں پیتے۔ بچوں کو روکنے کا سب سے بڑا طریقہ یہ ہے کہ بڑے اُن کے سامنے سگریٹ نہ پئیں۔

شراب: وہ خمیر کیا ہوا مشروب ہوتا ہے جس کے پینے سے انسان کو سرور اور نشہ پیدا ہوتا ہے، یہ مشروب عام طور پر انگور کے عرق سے تیار کیا جاتا ہے، دنیا کے بہت سے مذاہب میں شراب پینا منع ہے، اسلامی شریعت میں شراب پینا حرام ہے۔ شراب اُم الخبائث (برائیوں کی جڑ) ہے، یہ دماغ میں فتور پیدا کرتی ہے، عقل و خرد کو قتل کر دیتی ہے، ہوش و حواس سے بیگانہ کر دیتی ہے، برے بھلے کی تمیز مٹا دیتی ہے۔ اسلام ہی میں نہیں عیسائیت اور یہودیت میں بھی اس کا استعمال قطعاً حرام ہے۔ امریکہ میں کیے گئے ایک سروے کے مطابق شراب پی کر ہلاک ہونے والوں کی تعداد دیگر منشیات سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد سے کہیں زیادہ ہے۔ دنیا میں ہونے والے ٹریفک کے نصف سے زائد حادثات کا سبب شراب نوشی ہے اور آدھے سے زیادہ جرائم کی وجہ بھی شراب ہے۔ نصف صدی پہلے ایک جرمن ڈاکٹر نے یہ بات کہی تھی:

''تم شراب کی آدھی دکانیں بند کر دو تو میں تمھیں آدھے ہسپتال، جرائم کے اڈے اور جیلوں کے بند ہو جانے کی ضمانت دیتا ہوں۔''

نسوار: نسوار تمبا کو سے بنی ہوئی گہرے سبز رنگ کی ہلکی نشہ آور چیز ہے۔ نسوار کھانے والا ایک چٹکی کے برابر اپنے منہ میں رکھتا ہے اور اس سے لطف لیتا ہے، نسوار تمبا کو کے پتوں کو باریک پیس کر اور اس میں حسب منشا چونا ملا کر تیار کی جاتی ہے، نسوار خور اسے ایک ڈبی یا پڑیا میں

ڈال کر جیب میں رکھتا ہے اور حسب خواہش استعمال کرتا ہے۔عوام اسے ''ڈھینی'' کہتے ہیں۔

الکحل آمیز مشروبات:

الکحل آمیز مشروبات میں برینڈی، بیئر، ٹھرا، اور کچی شراب زیادہ مشہور ہے۔ ذیل میں انہی کی کچھ تفصیلات بیان کی جاتی ہیں۔

برینڈی: ایک قسم کی شراب ہوتی ہے جو کہ ڈچ زبان کے لفظ برینڈیوائین سے نکلا ہے، جس کے معنی جلی ہوئی وائین کے ہیں، اس کو وائین کی تقطیر کر کے بنایا جاتا ہے اور اس میں الکوحل کی مقدار ۳۵ سے ۶۰ فیصد ہوتی ہے۔

بیئر: دنیا کا شاید سب سے پرانا اور سب سے زیادہ استعمال ہونے والا، شراب سے بننے والا مشروب ہے، اسے نشاستے کو ابالنے اور پھر خمیر اٹھانے سے بنایا جاتا ہے۔ عموماً اسے غلے بالخصوص مالٹ جَو سے تیار کیا جاتا ہے، تاہم گندم، مکئی اور چاول بھی بڑے پیمانے پر استعمال ہوتے ہیں، بیئر میں شراب کی مقدار چار سے چھ فیصد تک ہوتی ہے۔ چوں کہ بیئر کا اہم جزو شراب ہے، اس لیے شراب کے نقصانات بیئر میں بھی ویسے ہی موجود ہوتے ہیں، زیادہ مقدار میں اس کا عادی شخص عموماً جگر کی بیماریوں کا شکار ہوتا ہے۔

ٹھرا: پاکستان اور شمالی بھارت میں بنائی جانے والی ایک دیسی شراب کا نام ہے، جو کہ گندم کی چھالوں یا گنے کی خمیر زدگی کر کے بنائی جاتی ہے۔ اس کی تیز اور کرخت بو کی وجہ سے اکثر اسے آبادی سے بہت دور بنایا جاتا ہے۔

کچی شراب: کچی شراب کثیر المقدار الکحل والی شراب ہوتی ہے، جسے گھروں میں بیشتر موقعوں پر غیر قانونی طور پر تیار کیا جاتا ہے۔ عمومی طور پر ان میں ٹھرا، وہسکی اور برینڈی بنائی جاتی ہے۔

ایک انتہائی مہلک نشہ-ایم ڈی

ایم ڈی ڈرگس کیمیائی مادے سے بنا ہوا ایک پاؤڈر ہے۔ ایم ڈی کا پورا نام ''میتھی لین ڈائی آکسی این میتھی لیمفیٹ مائن'' ہے۔ یہ پاؤڈر ۱۹۶۷ء میں سینے کے کینسر کے علاج کے لیے بنایا گیا تھا، مگر اس کے سائڈ ایفیکٹ کی وجہ سے اس پر پابندی عائد کر دی گئی تھی۔ اس کے نشے میں ملوث افراد کی نشانی یہ ہے کہ اس کے عادی شخص کے ہاتھ تھر تھر کانپتے ہیں، اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور اسے ٹھنڈا پسینہ آتا ہے۔ یہ پاؤڈر بنیادی طور پر دماغ میں عارضی خیال کی تبدیلی کا باعث بنتا ہے، اور مرکزی اعصابی نظام پر براہ راست اثر ڈالتا ہے۔ اس کے استعمال سے جسم کا نظام ہضم بگڑ جاتا ہے، قدرت کا نظام ہے کہ غذا ہضم ہونے پر خون بنتا ہے، جس سے جسم کے مختلف اعضا کو قوت ملتی ہے، لیکن ایم ڈی کے استعمال اور اس کے عادی ہونے سے یہ نظام بری طرح متاثر ہو جاتا ہے اور خون سے جسم کے اعضا کو قوت ملنا بند ہو جاتی ہے، اسی سبب سے جسم لاغر ہو جاتا ہے۔ ابتدا میں اس کا اثر ۴/تا ۵/ گھنٹے تک رہتا ہے اور جیسے جیسے اس کا استعمال بڑھتا جاتا ہے، اس کے اثر کی مدت کم ہوتی جاتی ہے اور مسلسل عادی شخص کا جسم آہستہ آہستہ لاغر ہوتا جاتا ہے، ۶/ ماہ بعد اس کے جسم سے خون نکلنا شروع ہو جاتا ہے اور انسان کو دیمک کی طرح چاٹ جاتا ہے، بالآخر اس کی موت ہو جاتی ہے۔ اس وقت یہ نشہ ممبئی شہر میں کافی عروج پا رہا ہے، جو بہت بڑا المیہ ہے۔

ہمارے رفیق تدریس حافظ وقاری شمس تبریز نظامی نے ایک واقعہ سنایا کہ ناگپاڑہ، ممبئی کے علاقے میں ایم ڈی کا نشہ کرنے والے ایک شخص کو ایک دن اتنی زور کی چھینک آئی کہ اس کے دماغ کا پورا بھیجہ ناک کے راستے نکل کر باہر آ گیا اور اس کی موقع ہی پر موت ہو گئی۔

ایک دوسرے حادثے میں ممبرا کی رہنے والی ایک عورت نے ایم ڈی کا نشہ صرف دو دن کیا ، تیسرے دن جب اسے یہ پاؤڈر نہ مل سکا تو دیوار سے اپنا سر ٹکرا ٹکرا کر خود کو ہلاک کر ڈالا۔ باندرہ

کے رہائشی اکیس سال کے ایک نوجوان نے اس کے لیے خودکشی کا راستہ اختیار کیا۔ اسی طرح ایک ہی خاندان کے دونو جوانوں کا اسی نشے کی لت میں پڑ جانے کی وجہ سے چھ مہینے میں انتقال ہوگیا۔ یہ بھی ایک سچائی ہے کہ منشیات کا پھلتا پھولتا کاروبار اور نشہ کے شکار افراد کا جماؤ مسلم محلوں میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ یہ کوئی سازش بھی ہوسکتی ہے، اس کے سوا اور کچھ بھی۔

گٹکھا بنانے والی کمپنی کا مالک کینسر میں مبتلا:

''کئی برسوں سے گٹکھا بنانے کا کاروبار چلا رہے باون سال کے وِجے تیواری خود ہی منھ کے کینسر کا شکار ہوگئے ہیں۔منھ کے کینسر سے جوجھتے ہوئے چھ کیموتھیراپی اور ۳۶ مراحل کے ریڈیشن کے دردناک تجربہ کے بعد تیواری نے اپنے ''پھلتے پھولتے'' اِس کاروبار کو بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔تیواری کا کہنا ہے کہ گٹکھے کے پیداوار کے دوران زعفران، ایلا ئچی وغیرہ کے فلیور کے بجائے سستے کیمیکل کا استعمال کیا جاتا ہے۔گٹکھے کی کوالٹی جانچ کے لیے اسے مسلسل چکھنے کی وجہ سے اس کی لت لگ گئی اور کینسر کا شکار ہوگیا۔۲۰۱۱ء میں جب تیواری کو منھ کے کینسر کا پتہ چلا تو انھوں نے گٹکھے میں استعمال ہونے والی خوشبو بنانے کے اپنے کاروبار کو بند کرنے کا فیصلہ کیا۔(جو انتہائی دانش مندانہ فیصلہ ہے۔)

تیواری کا کہنا ہے کہ گٹکھا کاروبار چلانے والوں کو دھوکہ دینا پڑتا ہے۔تیواری کا کہنا ہے کہ آپ کیا سوچتے ہیں کہ اصلی زعفران فلیور والا گٹکھا صرف ایک روپے میں مل جائے گا؟ تیواری بتاتے ہیں کہ ایک کلو زعفران کی قیمت ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے ہے لیکن اس کی جگہ جس کیمیکل کا استعمال کیا جاتا ہے اس کی قیمت محض ۲۳۰۰ روپے فی کلو ہے۔اِلا ئچی کی قیمت انیس ہزار روپے فی کلوگرام ہے جب کہ اس کا فلیور پندرہ سو روپے میں مل جاتا ہے۔لاکھ روپے قیمت والے روحِ گلاب کے بجائے ۲۵ ہزار روپے کے فلیور سے کام چلایا جاتا ہے۔اصلی اور نقلی چیزوں کے دام میں اتنا بڑا فرق ہوتا ہے اس لیے کوئی بھی گٹکھا بنانے والی کمپنی اصل خوشبو کا استعمال نہیں کرتی ہے۔

تیواری نے اپنی مصنوعات کو چیک کرنے کے مقصد سے گٹکھا کھانا شروع کیا تھا،تھوڑے ہی دن بعد وہ گٹکھا کھانے کے عادی ہوگئے اور روازانہ تقریباً ۲۵ ر پیکیٹ کھانے لگے۔کینسر

ہو جانے کی وجہ سے سرجری سے اب تیواری کا چہرہ بگڑ چکا ہے۔اب انھوں نے اس بات کا فیصلہ کیا ہے کہ وہ گٹکھا انڈسٹری نہیں چلائیں گے۔اب انھوں نے گٹکھا کے لیے خوشبو کے بدلے عطر بنانے کا کاروبار شروع کیا ہے۔'' (روزنامہ سہارا، ممبئی: ۱۷ر دسمبر ۲۰۱۴ء، ص:۲)

●●

منشیات کی مشہور قسمیں اور ان کے طبی نقصانات

منشیات کی معروف اقسام میں ہیروئن، بھنگ، کیٹامن، کھانسی کی دوا، میتھ مفیٹا مین، کوکین ، ٹرائیازولم/میڈازولم وغیرہ کا ذکر (ڈرگ آئیڈینٹکٹ، آسٹریلین ڈرگ فاؤنڈیشن، ۲۰۰۷ء) کے حوالے سے یہاں شامل کیا جاتا ہے۔البتہ قانونی سزائیں ایک خاص ملک ''ہانگ کانگ'' کے پس منظر میں بیان کی گئی ہیں۔

ہروئین: ہروئین ہانگ کانگ میں نسلی اقلیتوں کے منشیات استعمال کرنے والوں میں ایک مشہور ڈرگ ہے۔ ہروئین ایک نشہ آور ڈرگ ہے، یہ مرکزی نروس سسٹم کی کارکردگی کو کمزور کر دیتا ہے۔اس کا دوسرا نام: سفید پاوڈر بھی ہے۔

استعمال کا طریقہ: یہ سگریٹ کی طرح بھی پی جاتی ہے۔اگر ہروئین کی زیادہ مقدار استعمال کی جائے یا الکحل کے ساتھ ملا کر استعمال کیا جائے تو موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔سانس کی رفتار بہت سست ہو جاتی ہے جسم کا درجہ حرارت گر جاتا ہے اور دل کی دھڑکن غیر متوازن ہو جاتی ہے۔ ہروئین ایک بہت بری لت ہے اور اس کو لگاتار استعمال کرنے والے بہت جلد اس پر انحصار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ عارضی طور پر چھوڑنے سے اس کے بہت سے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ مثلاً آنکھوں میں پانی آنا، ناک کا بہنا، بھوک کا ختم ہو جانا، سردی لگنا، پسینہ آنا اور ہڈیوں کا درد وغیرہ۔

ہپاٹائٹس اور ایڈز کا خطرہ: سرنج یا سوئیاں مشترکہ طور پر استعمال کرنے سے خون سے جنم لینے والے امراض جیسے ہپاٹائٹس بی؛ ہپاٹائٹس سی اور ایچ آئی وی، ایڈز کا خطرہ بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔صحت کے مزید خطرات میں جلد؛ دل اور پھیپھڑوں کا انفکشن ؛قبض؛ مردانہ طاقت کا

ختم ہونا اور عورتوں کا حمل نہ ہونا وغیرہ۔عام بازاری ہروئین میں مختلف اجزا کی آمیزش کی وجہ سے صحت کے مزید مسائل پیدا ہو سکتے ہیں جیسے فالج؛ دل کا دورہ؛ پھیپھڑوں؛ لیور اور دماغی نقصان وغیرہ۔

ہروئین اور قانون: ہروئین استعمال کرنا یا فروخت کرنا ایک سنگین جرم ہے۔اس کے استعمال کرنے والے کو زیادہ سے زیادہ سات سال تک قید کی سزا ہوسکتی ہے جب کہ فروخت کرنے والے کو عمر قید کی سزا ہوسکتی ہے۔ڈرگ اپنے پاس رکھنا اور اس کے استعمال میں کام آنے والے دیگر آلات جیسے سرنج وغیرہ بھی پاس رکھنا غیر قانونی ہے جس کی زیادہ سے زیادہ سزا تین سال ہے۔

بھنگ: فریب نظر میں مبتلا کرنے والی ڈرگ کی ایک قسم ہے جو ہانگ کانگ میں نسلی اقلیتوں میں عام طور پر استعمال کی جاتی ہے، بھنگ کے زیر اثر خوشی، یاداشت، سوچ، توجہ، حرکت، بھوک، درد اور وقت پر تشخیص کرنا متاثر کرتا ہے،اس کے دوسرے نام چرس، ویڈ، بھنگ، گانجا وغیرہ ہیں۔

استعمال کا طریقہ: یہ عام طور پر سگریٹ کے رول میں؛ پائپ میں یا تمباکو کے ساتھ ملا کر پی جاتی ہے۔تھوڑی مدت کے اثرات: ربط اور توازن کو کم کرتا ہے، ڈرائیونگ یا مشینری چلانے میں خطرناک ہے،اس کی زیادہ مقدار استعمال کرنے سے الجھن،خوف کا احساس،فریب نظر اور ردعمل کے وقت کو کم کرتا ہے۔لگاتار استعمال کے نتیجے میں دماغی بیماریوں کا خطرہ ہوتا ہے۔جیسے ذہنی تناؤ اور دواؤں کا نفسیاتی مریض بن جانا ہے۔اس سے سانس کی بیماریاں؛ دماغ کا صحیح کام نہ کرنا اور مردانہ کمزوری جیسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

بھنگ اور قانون: بھنگ کا اپنے پاس رکھنا یا فروخت کرنا دونوں صورتوں میں سنگین جرم ہے ۔اس کا اپنے پاس رکھنے کی صورت میں زیادہ سے زیادہ سات سال تک قید کی سزا ہوسکتی ہے اور فروخت کرنے کی صورت میں عمر قید کی سزا ہوسکتی ہے۔منشیات استعمال کرنے کا سامان اپنے پاس رکھنا جیسے پائپ وغیرہ بھی غیر قانونی ہے جس کی زیادہ سے زیادہ سزا تین سال کی قید ہوسکتی ہے۔

کیٹامائن: یہ ایک بے ہوش کرنے والی دوا ہے جو کہ سرجری میں استعمال ہوتی ہے ۔کیٹامائن ہانگ کانگ کے نوجوانوں میں ایک بہت ہی عام ڈرگ ہے جس کا وہ غلط استعمال کرتے ہیں۔اس کے دوسرے نام ''کے،سپیشل کے،سپر کے'' ہیں ۔اقسام میں مائع کیٹامائن (بے رنگ مائع لیکوڈ)،کیٹامائن ہائیڈروکلورائیڈ (عام طور پر کرسٹل پاوڈر یا گولی کی شکل میں پایا جاتا ہے-)

استعمال کا طریقہ: یہ عموماً نگلی،سونگھی یا ٹیکے کے ذریعے لی جاتی ہے۔یہ بھانگ یا تمبا کو کے ساتھ ملا کر بھی پیا جاتا ہے۔تھوڑی مدت کے اثرات : حقیقت سے قطع تعلق کی کیفیت، فریب نظر،نظر کا دھندلانا، فیصلے کی قوت کا متاثر ہونا، غیر منظّم سوچ، دہشت زدہ ہونا، قے اور ناہموار سانسیں اور بغیر آگاہی خود کو نقصان پہچانے کا خطرہ ہوتا ہے۔کیٹامائن کی زیادہ مقدار لینے سے دل فیل ہوسکتا ہے؛ کپکپی؛ قومہ اور موت بھی واقع ہوسکتی ہے۔کیٹامائن کے بار بار استعمال سے یادداشت متاثر ہوتی ہے۔اس سے مزاج میں تبدیلی ہوتی ہے اور پھر ڈپریشن کا شکار ہو جاتا ہے ۔حالیہ تحقیق کے مطابق کیٹامائن کے استعمال سے مثانہ کا عمل متاثر ہوتا ہے اور نتیجے میں استعمال کرنے والے کو ہر پندرہ منٹ کے بعد ٹوائلٹ میں پیشاب کے لیے جانا پڑتا ہے-

کیٹامائن اور قانون: کیٹامائن ایک خطرناک ڈرگ ہے جو ہانگ کانگ کے قانون کے مطابق ممنوع ہے ۔کیٹامائن اپنے پاس رکھنا اور فروخت کرنا دونوں جرم ہیں۔پہلی یعنی پاس رکھنے کی صورت میں زیادہ سے زیادہ سات سال قید کی سزا ہوسکتی ہے اور دوسری صورت میں یعنی فروخت کرنے کے جرم میں عمر قید کی سزا ہوسکتی ہے-

کھانسی کا شربت: ایک دوائی جو کھانسی کو ختم کرنے یا کھانسی کے اثرات کو کم کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔منشیات استعمال کرنے والے اسے ڈرگ کے طور پر استعمال کرتے ہیں،اس کا دوسرا نام کوڈین ہے۔اقسام: مائع یا گولی کی شکل میں-

استعمال کا طریقہ: پینے کے ذریعے۔بہت سے لوگ جو ڈرگ استعمال کرتے ہیں وہ کھانسی کے شربت کو ڈرگ تصور نہیں کرتے ۔وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ دوائی استعمال کر رہے ہیں،کھانسی کا شربت ایک عادی بنانے والی چیز ہے۔اگر آپ ایک دفعہ اس کا غلط استعمال کر لیں

تو پھر اس سے نجات پانا بہت مشکل ہے۔ کھانسی کا شربت لینے سے بھوک نہیں لگتی، قبض ہوتی ہے اور چکر آتے ہیں۔ کھانسی کی دوا بار بار لینے سے دماغی بیماریاں ہوسکتی ہیں جیسے کہ ڈیپریشن یا منشیات کے اثر سے فریب نظر ہونا۔ کھانسی کی دوا لینے سے دانتوں کی تکلیف بھی ہوسکتی ہے۔

کھانسی کا شربت اور قانون: کھانسی کا شربت ڈاکٹر کی تشخیص یا خصوصی اجازت نامے کے بغیر رکھنا سنگین جرم ہوسکتا ہے، اس کی زیادہ سے زیادہ سزا ایک لاکھ ڈالر جرمانہ اور دو سال کی قید ہے۔

میتھام فیٹا مائن: میتھام فیٹا مائن، جسے ''آئس'' بھی کہا جاتا ہے ایک نفسیاتی منشیات ہے جو کہ دماغ سے جسم اور جسم سے دماغ تک جانے والے پیغامات کو تیز کرتا ہے۔ اس کے دوسرے نام آئس، کرسٹل میتھ، میتھ، گلاس، ہیں۔ اقسام میں ''قلمی شکل (برف کی قلموں کی طرح نظر آنے والی مشہور قسم ہے۔) اور مختلف رنگوں کی گولیاں'' ہیں۔

استعمال کا طریقہ: یہ عموماً سموک کی جاتی ہے یا پانی میں حل کر کے انجیکٹ کی جاتی ہے یا ناک کے ذریعے لی جاتی ہیں۔ گولیاں عموماً نگلی جاتی ہیں۔ فوری اثرات میں دل کی دھڑکن کا ناہموار ہونا، زیادہ پسینہ آنا، ہاتھوں اور انگلیوں کا کانپنا، سونے میں تکلیف ہونا، شدید سر درد، غنودگی، پیٹ کا درد، گھبراہٹ کے دورے پڑنا اور فریب نظر اور عجیب قسم کا رویہ ہونا۔ آئس بہت زیادہ مقدار میں لینے سے فالج، دل کا دورہ اور جسمانی حرارت کو بڑھانا ہے۔ کچھ کو میتھ مفیٹا مین سائیکوسس ہوسکتا ہے جس سے فریب نظر، خوف، خطرناک اور غیر معقول حرکات کرنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ زیادہ مقدار میں لینے سے موت بھی واقع ہوسکتی ہے۔ دیگر نقصانات میں دل کے دورے کے خطرات کا بڑھنا، سونے کا خطرناک مسئلہ، بہت زیادہ وزن کم ہونا، دانتوں کی تکالیف (دانتوں کا کھرنا)، ڈپریشن، ڈرگ پر نفسیاتی انحصار، دماغی نقصان اور جلد پر داغ دھبے وغیرہ۔

میتھام فیٹا مائن اور قانون: میتھام فیٹا مائن ایک اور خطرناک قسم کی ڈرگ ہے جو ہانگ کانگ کے قانون کے مطابق ممنوع ہے۔ میتھام فیٹا مائن کا اپنے پاس رکھنا یعنی استعمال کرنا اور فروخت کرنا دونوں سنگین جرم ہیں۔ استعمال کرنے والے کو زیادہ سے زیادہ سات سال تک سزا

ہوسکتی ہے اور دوسری صورت میں عمر قید تک کی سزا ہوسکتی ہے۔

کوکین: کوکین منشیات کے ایک ایسے گروپ سے تعلق رکھتی ہے جو ''اکسانے والی'' کے نام سے مشہور ہے۔ دماغ سے جسم اور جسم سے دماغ تک جانے والے پیغامات کو تیز کرتا ہے۔ اس کے دوسرے نام کوک، کریک ہیں۔

استعمال کا طریقہ: کوکین عموماً ایک نلکی کی مدد سے سانس کے ذریعے یا سونگھنے سے لی جاتی ہے۔ یہ ایک مائع میں گھول کے ٹیکے سے بھی لی جاتی ہے۔ ''کریک'' کوکین کی ایک ٹھوس قسم ہے جو کہ تمباکو اور ماریجوانا کہ ساتھ ملا کر سگریٹ یا پائپ سے لی جاتی ہے۔ فوری اثرات میں بھوک کم لگنا، غیر منظّم سوچ، فیصلے کی قوت کا متاثر ہونا، کپکپی، دل کا درد، خطرناک رویہ اور فریب نظر وغیرہ۔ ریکارڈ کے مطابق زیادہ مقدار میں کوکین لینے سے دل کا دورہ، دماغی نقصان، گردے فیل، فالج اور کپکپی ہو جاتے ہیں جن سے موت بھی واقع ہوسکتی ہے۔ کوکین کا زیادہ مدت استعمال کرنے سے وزن کم، بے چینی، نیند نہ آنا، فریب نظر، ڈپریشن، خوشی نہ محسوس کرنا اور خوف پیدا ہوسکتا ہے۔ بار بار خراٹے لینے سے ناک کو بھی نقصان ہوسکتا ہے۔

کوکین اور قانون: کوکین کا اپنے پاس رکھنا یعنی استعمال کرنا اور فروخت کرنا دونوں سنگین جرم ہیں۔ استعمال کرنے والے کو زیادہ سے زیادہ سات سال تک سزا ہوسکتی ہے اور دوسری صورت میں عمر قید تک کی سزا ہوسکتی ہے۔ منشیات استعمال کرنے کا سامان اپنے پاس رکھنا جیسے پائپ وغیرہ بھی غیر قانونی ہے جس کی زیادہ سے زیادہ سزا تین سال قید ہوسکتی ہے۔

ٹرائیازولم/میڈازولم: یہ ایک احساسات کو سن کرنے والا ڈرگ ہے جو کہ زیادہ تر دماغ سے جسم تک جانے والے پیغامات کو سست کرتا ہے۔ اس کے دوسرے نام بلوگرملن، لام جنگ لنگ ہیں۔ عموماً گولیوں کی شکل میں ہوتا ہے۔

استعمال کا طریقہ: پانی میں حل کر کے انجیکٹ کی جاتی ہے یا نگلی جاتی ہے، منشیات استعمال کرنے والے اس کو ہیروئن کے ساتھ ملا کے لیتے ہیں جس سے خون کی رگوں کو مزید نقصان پہنچا سکتا ہے اور موت بھی واقع ہوسکتی ہے۔ اس کے منفی اثرات میں غنودگی، تھکاوٹ، خمار، دھندلاپن، خیالات کے عمل کا جزوی نقصان، اکیلے پن اور جذباتی ٹینشن کے احساسات کا نام

لیا جا سکتا ہے ۔ میڈازولم یا ٹرائیازولام کی بہت زیادہ مقدار لینے سے بیہوشی یا قومہ ہوسکتا ہے ۔ اگر ٹرائیازولام کی بہت زیادہ مقدار الکحل یا دوسری ڈرگ کے ساتھ ملا کر لی جائے تو موت بھی واقع ہوسکتی ہے۔

ٹرائیازولام اور قانون:

میڈازولم یا ٹرائیازولام ایک اور خطرناک قسم کی ڈرگ ہے جو ہانگ کانگ کے قانون کے مطابق ممنوع ہے، ٹرائیازولام کو استعمال کرنا یا فروخت کرنا دونوں سنگین جرم ہیں ۔ پہلی صورت میں سات سال تک کی قید کی سزا اور دوسری صورت یعنی فروخت کرنے پر عمر قید کی سزا ہوسکتی ہے۔

منشیات کے زہریلے نقصانات کا اجمالی جائزہ:

- منشیات کے استعمال سے جسم میں خون کے سرخ ذرات کم ہو جاتے ہیں اور جسم انتہائی کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے۔
- کندھے کے نیچے بغل میں یا گردن پر غدود بننا شروع ہو جاتے ہیں۔
- بار بار نشہ کے انجکشن لگوانے سے نبض کی رفتار سست پڑ جاتی ہے۔
- شریانیں متورم ہو جاتی ہیں اور ان میں سوزش ہونے لگتی ہے۔
- جسم میں رعشہ اور لرزش پیدا ہو جاتی ہے اور آنکھوں کی چمک دمک ختم ہو جاتی ہے۔
- کچھ نشوں سے آنکھوں کی پتلیاں سکڑ جاتی ہیں اور ان کو ضرورت سے زیادہ پھیلانے کا سبب بنتی ہیں۔
- کوکین کے کثرت استعمال سے ناک کے پردہ میں سوراخ ہو جاتا ہے۔
- دانتوں کی حالت خستہ ہو جاتی ہے۔
- فیٹائن کے نشہ سے چیزیں چبانا مشکل ہو جاتا ہے اور بعض اوقات دانت بوسیدہ ہو کر گر جاتے ہیں۔
- شریانوں میں خون کے لوتھڑے جم جاتے ہیں، جس سے دل کی دھڑکن باقاعدہ نہیں رہتی اور ہارٹ اٹیک ہونے کے امکان بڑھ جاتے ہیں۔

- پھیپھڑوں میں فساد خون اور سوزش ہو جاتی ہے۔
- ہیروئن کے اثر سے پھیپھڑوں میں چھوٹے چھوٹے پھیپھڑے بن کر ان کے دباؤ کو بڑھا دیتے ہیں۔
- ہیروئن کے استعمال کی وجہ سے جسم میں آکسیجن کی کمی ہو جاتی ہے جو بعض اوقات موت کا سبب بن جاتی ہے۔
- ہر نشہ آور غذا، دوا یا انجکشن گردوں اور ان کی نالیوں میں نقص اور درد پیدا کرتا ہے۔
- نشہ کی زیادتی بالآخر مردوں میں ضعف باہ، سرعت انزال اور نامردی اور عورتوں میں ترک خواہش کا باعث بنتی ہیں، جگر بڑھ جاتا ہے یا متورم ہو جاتا ہے۔
- بعض حالتوں میں جگر کا کینسر بھی ہو جاتا ہے۔
- جگر کی کارگزاری اتنی متاثر ہوتی ہے کہ تین سال کے اندر اندر موت کا سبب بن جاتا ہے۔
- معدہ اور آنتیں زخمی ہو جاتی ہیں اور ان کا السر کسی بھی وقت کینسر میں تبدیل ہو سکتا ہے۔
- حرام مغز کی جھلی متورم ہو کر دماغ کو متورم کر دیتی ہے۔
- مرگی اور تشنج کے دورے شروع ہو جاتے ہیں۔
- ہیروئن کا نشہ کرنے والا ہر تین، چار گھنٹہ بعد انجکشن کی حاجت محسوس کرتا ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو اس کے حصول کے لیے ہر نیچ سے نیچ حرکت پر آمادہ ہو جاتا ہے۔
- خواب اور مسکن دوائیں استعمال کرنے والی ماؤں کے بچوں کو مرگی وراثت میں ملتی ہے۔
- ایڈز عصر حاضر کی ناممکن العلاج بیماری کا جنسی بے راہ روی کے علاوہ ایک سبب منشیات کا کثرت استعمال بھی ہے۔
- نشہ جسم کے ہر حصہ کو گھن کی طرح چاٹ جاتا ہے اور پورا جسم، اس کا ایک ایک عضو کمزور ہو کر موت کی وادی کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے۔

●●

منشیات کے پھیلاؤ کے اسباب

ہم ان اہم اسباب کو بھی آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں جو وطن عزیز کے مختلف

شہروں، علاقوں میں منشیات کے استعمال کا باعث بنے ہیں۔

دین سے دوری: دین کا صحیح فہم اور ادراک انسان میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ کسی برائی کو ترک کرنے کے لیے وہ دلائل نہیں مانگتا بلکہ اس کے لیے صرف اتنی بات کافی ہوتی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کام سے منع فرمایا ہے۔ جب کہیں اور جہاں کہیں دین سے دوری اختیار کی گئی وہ قوم اس خلا کو پر کرنے کے لیے کسی اور راستے کی طرف چل پڑی۔

ذہنی دباؤ: احساس کمتری ایک ایسا مرض ہے جو ہر وقت انسان کو بے کل رکھتا ہے۔ جو شخص اپنی معاشی، معاشرتی، سماجی اور سیاسی حیثیت پر ہر وقت غیر مطمئن رہتا ہے اور لوگوں سے اپنا مقابلہ کر کے مزید پریشان ہوتا ہے، وہ ذہنی دباؤ سے نہیں نکل سکتا اور نتیجہ میں نشیلی دوائیں استعمال کرنے لگتا ہے اور آہستہ آہستہ اس کا عادی ہو جاتا ہے۔

فارغ البالی: ایک شخص فارغ البال ہو، کھانے پینے کی بے فکری ہو، ہر طرح کی آسائش اسے حاصل ہو تو برے ہم نشین اسے منشیات کا رسیا بنا کر خود بھی اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور اسے بھی کسی کام کا نہیں رہنے دیتے۔ فراغت ایسا مرض ہے جو نوجوانوں کے لیے سراسر تباہی ہے۔

بے کاری: حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے غربت کفر تک لے جاتی ہے۔ جہاں فارغ البال کے لیے نشہ کی لت میں مبتلا ہونے کا خطرہ زیادہ رہتا ہے وہاں بیکاری کے ہاتھوں تنگ آئے لوگ بھی ایسے لوگوں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں جو ایک طرف انہیں اچھی ملازمت کا جھانسہ دے کر منشیات فروشی کے دھندے میں ملوث کر دیتے ہیں، دوسری طرف انہیں منشیات کا عادی بنا کر ان کی زندگی تباہ کر دیتے ہیں۔

گھریلو ماحول کی تلخی: گھریلو ناچاقی، والدین کا ایک دوسرے سے مستقل جھگڑا، گھر میں خانہ جنگی کی کیفیت، نفسا نفسی کا عالم اولاد کے حق میں زہر قاتل ہوتا ہے۔ محبت کے ترسے ہوئے یہ بچے اس ماحول کی تلخی کو نشے کی جھوٹی حلاوت سے دور کرنے کی کوشش میں ان کا شکار ہو جاتے ہیں۔

جنسی بے راہ روی: ایسے افراد جو جنسی کمزوریوں کے شکار ہوتے ہیں، اپنی اس کمی کو پورا کرنے یا اس میں اضافہ کی خواہش لے کر نیم حکیموں اور ڈاکٹروں کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں اور ایسی ممسک ادویات جو نشیلی ہوتی ہیں استعمال کر بیٹھتے ہیں اور جب تک وہ انہیں استعمال نہ کریں ان کی مطلب براری نہیں ہوتی اور اس طرح وہ نشہ کے عادی مریض بن جاتے ہیں۔

معاشرتی رشتوں کا ڈھیلا ہونا: جب سے رشتے ڈھیلے پڑے ہیں، بڑے چھوٹے کا فرق ختم ہو گیا تو ہر گناہ اور برائی کا راستہ کھل گیا۔ پہلے نوجوان، اساتذہ اور بزرگوں سے چھپ چھپ کر سگریٹ پیتے تھے، اب اساتذہ اپنے طالب علموں سے مانگ کر سگریٹ پینے اور گٹکھا کھانے میں کوئی عار نہیں سمجھتے۔

سگریٹ نوشی: سگریٹ نوشی بظاہر ایک معمولی نشہ ہے لیکن افیون، بھنگ، چرس، مارفین وغیرہ زیادہ تر سگریٹ کے ٹوٹے کے ذریعہ ہی استعمال کی جاتی ہیں۔ اس لیے سگریٹ نوشی نشہ بازی کا پہلا زینہ ہے۔ سگریٹ کا یہ دھواں سارے جسم میں پھیل کر مختلف اعضا کو نقصان پہنچاتا ہے، جس سے دل کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، شریانوں کو نقصان پہنچاتا ہے، گردے متاثر ہوتے ہیں۔ امریکہ کے نیشنل انسٹی ٹیوٹ کی رپورٹ کے مطابق دل کی بیماریوں کی نسبت پھیپھڑوں کے سرطان نے نشہ کرنے والوں کو ہلاک کر دیا۔ برطانیہ میں ہر سال تقریباً ۲۸/ ہزار اموات صرف نشہ کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ نشہ کرنے والوں کی اموات کی شرح نشہ نہ کرنے والوں کے مقابلے میں ۲۵/ فیصد زیادہ ہے۔ ہیروئن کا نشہ حقیقت میں ایسا چور ہے جو سرمایہ داروں کو دولت سے، صنعت کاروں کو پیداوار سے، دوشیزاؤں کو عزت وعصمت سے اہل علم کو فہم وفراست سے اور خود پینے والے کو عمر کے کئی سالوں سے محروم کر دیتا ہے۔

●●

منشیات کے پھیلاؤ کا ایک اہم سبب:

منشیات کے عام ہونے کا ایک اہم سبب دواساز کمپنیوں کا ادویات میں منشیات کو شامل کرنا اور ڈاکٹروں کا وہ منشیات آمیز دوائیں تجویز کرنا اور ان کا عادی بنا دینا بھی ہے۔ مثال میں یہ حقیقت ملاحظہ کریں:

امریکہ کی سول وار میں تقریباً چار لاکھ ستر ہزار سپاہی بری طرح زخمی ہوئے تھے، اس وقت ان کے درد و کرب کے ازالے کے لیے مارفین ہی ایک دوا تھی جسے انتہائی بے دریغ انداز میں استعمال کیا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بے شمار افراد مارفین کے عادی ہوگئے، ڈاکٹروں نے مارفین سے پیدا ہونے والے عوارض کے لیے کوکین کا سہارا لیا۔ انیسویں صدی کے اوائل میں امریکہ میں تقریباً پچاس ہزار ایسی ادویات دکانوں پر کھلے بندوں فروخت ہو رہی تھیں۔ جن میں منشیات بہ طور غالب جزو کے شامل تھیں۔ مثلاً ڈاکٹر ایگنو کا نزلہ، زکام، کھانسی کا پاؤڈر جس میں ایک اونس میں دس کوکین شامل تھی، اسی طرح آدم سن کی کھانسی کی دوا میں ہیروئین شامل تھی، بہت سی دواؤں میں بھنگ، چرس، اور منشیات ملائی جاتی ہیں۔

بیسویں صدی کے آغاز میں افیون کے کش لگانا اور افیون کے مرکبات سے نشہ کرنا پورے امریکہ میں متعارف ہو چکا تھا۔ یہاں ایک واقعے کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا، جسے فضل قدیر نے اپنے طویل مضمون کا حصہ بنایا ہے لکھتے ہیں:

''شمالی لندن کے نواحی علاقے اسلنگٹن میں ایک نوخیز نوجوان مائیکل فیگن ایک دوا ''ڈرینا مل'' کا عادی ہوگیا، تھوڑے ہی عرصے میں اس کے چہرے کی تازگی رخصت ہوگئی اور وہ اونگھتا ہوا ایک خاموش لڑکا بن گیا۔ مائیکل کا باپ ایک محنت کش تھا، اپنے بیٹے کی یہ حالت دیکھ کر اس کے دل پر بڑی چوٹ لگی، اس نے اس ڈاکٹر کا سراغ لگانا شروع کر دیا، جس نے یہ دوا اس کے بیٹے کو تجویز کی تھی۔ پتہ چلا کہ موصوف کوئنز برج روڈ ہیکنی کے مقام پر سرجری کے شعبے میں کام کرتے ہیں۔ مائیکل فیگن کے باپ نے اس ڈاکٹر کے مطب میں جا کر جتنا نقصان اس کے بس میں تھا کیا، جب پولس آئی تو اس نے کہا، مجھے اس عمل کا قطعاً افسوس نہیں، میں نے محسوس کیا کہ مجھے اپنے بچے کی جان اور دوسرے لوگوں کے بچوں کی جان بچانی ہے، میں اس بدکار ڈاکٹر کو روکنا چاہتا تھا، اس لیے میں نے اس جگہ کو توڑ پھوڑ دیا تاکہ وہ یہاں بیٹھ کر کچھ اور بچوں کو دوائیں دے کر جیتے جی مار نہ ڈالے۔ ان ڈاکٹر کا نام 'کرسٹوفر مائیکل سوان' تھا۔

کرسٹوفر مائیکل سوان برطانیہ میں منشی اور نیند آور ادویہ تجویز کرنے والا تنہا ڈاکٹر نہیں تھا۔ ایک مشہور لیڈی ڈاکٹر لیڈی ایزابیل فرینکا ڈ بھی تھی، جس نے اپنا اولین شکار ایک لڑکی مینڈی کو

بنایا تھا۔ مینڈی نے بتایا کہ لیڈی فرینکاڈ خود یہ فیصلہ نہیں کرتی تھی کہ ہمیں کس مقدار میں دوا ملنی چاہیے، وہ ہم سے پوچھتی تھی کتنی دوا چاہیے؟ ہم بتاتے تو وہ ہمیں دوا کی مطلوبہ مقدار لکھ دیتی۔''

یہ صورت حال صرف برطانیہ اور امریکہ ہی کی نہیں ہے، دنیا کے اکثر ممالک میں ڈاکٹروں کے ذریعے تجویز کردہ دوائیں مریضوں کو نشے کا عادی بنارہی ہیں۔ ہمارا ملک ہندوستان بھی اس سے محفوظ نہیں ہے، یہاں بھی ایسے خطرناک اور نوجوانوں کی جوانی، ان کی صحت، دماغ، جان ومال سے کھیلنے والے ڈاکٹرز موجود ہیں جو رات کے اندھیرے اور دن کے اجالے میں قانون کی آنکھوں میں دھول جھونک کر یہ گھناؤنا کام کررہے ہیں اور لوگوں کی زندگیاں تباہ اور ان کی آخرت برباد کررہے ہیں۔ اگرچہ منشیات کی غیر قانونی تجارت سے متعلق عالمی برادری نے اپنے ملکوں میں سخت سے سخت قوانین بنائے ہیں، منشیات میں ملوث افراد، کمپنیوں اور ڈاکٹروں کا ریکارڈ بھی محفوظ رکھا جاتا ہے۔ امریکہ اور برطانیہ اس معاملے میں سب سے آگے ہیں، پاکستان اور ہندوستان بھی کسی سے پیچھے نہیں ہیں، لیکن منشیات کا غیر قانونی دائرہ بڑھتا ہی جارہا ہے، اور ان کے انسداد کی ساری کاروائیاں صفر ثابت ہورہی ہیں۔

''سلک روڈ'' کے نام سے انٹرنیٹ پر ایک ویب سائٹ تھی جہاں پر لوگ ٹور براؤزر کی مدد سے خفیہ طریقے سے غیر قانونی اور نشہ آور چیزوں کی خرید وفرخت کرتے تھے، فی الحال یہ ویب سائٹ بند ہے۔ بعض ممالک میں غیر قانونی درآمد، برآمد، فروخت یا منشیات کی ملکیت کے نتیجے میں سزائے موت کا بھی قانون ہے۔ فرد جرم عائد ہونے کے بعد البتہ عمل درآمد کے طریقے ذرا مختلف ہیں، پھانسی، فائرنگ اسکواڈ، مہلک انجکشن، اور گردن زدنی جیسی سزائیں رکھی گئی ہیں۔

ڈاکٹر نتن مکاشی کا کہنا ہے:

''ملک میں سب سے زیادہ کرائم نشہ خوروں کے ذریعے ہوتے ہیں، ایکسی ڈینٹ بھی انھیں سے زیادہ ہوتا ہے، اور اب تو منشیات کے خلاف سخت قوانین بھی موجود ہیں، عمر قید اور پانچ لاکھ روپے جرمانہ تک سزا کا قانون ہے۔''

(روزنامہ راشٹریہ سہارا، ممبئی ۱۴ر دسمبر ۲۰۱۴ء، اتوار، ص:۲)

منشیات کی بین الاقوامی منڈیاں:

منشیات میں سب سے زیادہ ضرر رساں افیون کو مانا گیا ہے۔ اگر چہ یہ برصغیر پاک و ہند، ایران، افغانستان وغیرہ کی پیداوار ہے لیکن اس علاقے میں اس کو لانے والا یونانی فاتح سکندر اعظم تھا۔ جہاں تک افیون کی تجارت کا تعلق ہے، برطانیہ اس میں بہت بعد میں داخل ہوا، ۱۷۲۹ء میں پرتگالی چین کو افیون بھیجتے اور خوب منافع کماتے تھے، انگریزوں نے جب ہندوستان پر قبضہ کیا تو سب سے پہلے افیون کی تجارت کو قابو کیا اور کاشت کاروں پر پابندی لگادی کہ وہ صرف انگلش سرکار کو تمام کی تمام فصل فروخت کریں۔ مقامی آبادی کو وہ ڈپوؤں کے ذریعہ لائسنس ہولڈرز کو معمولی مقدار مہیا کر کے باقی چین اور دوسرے ممالک کو برآمد کرتا تھا۔ یہ مقدار بلا مبالغہ ٹنوں کے حساب سے چین بھیجی جاتی تھی۔ انگریز حکومت اور امریکی اسمگلر مل کر یہ خدمت سرانجام دیتے تھے۔ اس طریقہ سے ہندوستان سے ہونے والی آمدنی کا بیس فیصد انگریزوں کو افیون کی تجارت سے حاصل ہوتا تھا۔ ہانگ کانگ میں مشہور انگریزی فرم جارڈین میتھیسن بنیادی طور پر افیون کی تجارت ہی کے لیے قائم کی گئی تھی۔ کیمرج ہسٹری آف چائنا میں لکھا ہے کہ افیون انیسویں صدی کی سب سے قیمتی واحد تجارتی شے تھی۔ ۱۸۳۰ء کی دہائی کے پہلے برسوں میں ہر سال پانچ لاکھ ساٹھ ہزار پونڈ افیون چین بھیجی جاتی تھی۔ یہ تجارت اتنی منافع بخش اور وسیع تھی جب چین کے شہنشاہ نے اپنے عوام کو اس لعنت سے نجات دلانے کے لیے اس پر پابندی لگانی چاہی تو برطانیہ نے چین سے دو جنگیں لڑیں، انھیں ''افیونی جنگ'' کا نام دیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں چین کو ہانگ کانگ سے ہاتھ دھونا پڑا۔ ●●

افیونی جنگیں:

''افیونی جنگیں جنھیں اینگلو چینی جنگیں بھی کہا جاتا ہے، دو جنگوں پر مشتمل تھی۔ پہلی افیونی جنگ ۱۸۳۹ء تا ۱۸۴۲ء اور دوسری افیونی جنگ ۱۸۵۶ء تا ۱۸۶۰ء۔ یہ بہ ظاہر مختصر سی جنگیں تھیں، جو برطانیہ اور چین کے درمیان لڑی گئیں۔ لیکن ان کا مقصد چین میں افیون بیچنا تھا، کیوں کہ چینی شہنشاہ یانگ زنگ نے ۱۸۳۹ء میں افیون کی فروخت پر پابندی عائد کر دی تھی، بدلے میں

برطانوی سلطنت چین کے خلاف کاروائی پر فوری رضا مند ہوگئی۔ جنگ کی ابتدا اس طرح سے ہوئی، ایک برطانوی بحری بیڑہ چین کے پرل دریا کے دہانے میں داخل ہوا اور چین کی کمزور بحریہ کو صرف پانچ گھنٹوں میں تباہ و برباد کردیا۔ برطانیہ نے چین کو فتح کرنے کے بعد ایک ایسا معاہدہ کیا جس کے تحت اس نے پانچ بندرگاہیں کھولنے کی اجازت لی۔ برطانیہ نے اس معاہدے کے تحت ہانگ کانگ جزیرے کو اپنے اختیار میں لے لیا، جہاں سے افیون کی تجارت ہوتی تھی۔ ۱۵۶ سال بعد یکم جولائی ۱۹۹۷ء کو ہانگ کانگ برطانیہ کے تسلط سے آزاد ہوا اور واپس چین کا حصہ بنا۔''

انگریزوں کی اس سازش نے چین کو افیون کا اس حد تک نشئی بنا دیا کہ ایک سروے کے مطابق ۱۹۱۳ء میں آبادی کا ہر چوتھا آدمی افیون استعمال کرتا تھا۔ امریکی خود افیونی خواص کے اس حد تک مداح تھے کہ انیسویں صدی کے آخر میں شمالی امریکہ میں تیار ہونے والی ادویات میں سے ۷۵ رفیصد میں افیون شامل ہوتی تھی۔ ۱۸۸۸ء میں بوسٹن کے میڈیکل اسٹورز کا ایک سروے کیا گیا تو پتہ چلا کہ ۱۸۰۰ رنسخوں میں سے ۱۴۸۱ ر میں افیون شامل ہے۔ انیسویں صدی میں یورپ میں اس کی مقبولیت بے پناہ تھی۔ بڑے بڑے دانشور، زعما اور طبقائے امرا راحت و سکون حاصل کرنے اور دردوں سے نجات کے لیے فخریہ اس کا استعمال کرتے تھے۔

اہل مغرب کا ایک کارنامہ یہ ہے کہ اس نے افیون کے انتہائی نقصان دہ جوہروں کو اس سے الگ کر کے مسکن درد، مقوی قلب، بے ضرر اور سکون آور قرار دے کر اشتہار بازی کے ذریعہ اس کو فروغ دیا۔ ۱۸۱۳ء میں صارفین کو افیون سے کشید کیے گئے جوہر کو دافع دردسر اور خواب توڑ قرار دے کر خصوصاً جنگ کے زخمی سپاہیوں کو اس صدی کے آخر تک استعمال کرایا گیا۔ جس کی وجہ سے اس کا نام ہی فوجیوں کی دوا پڑ گیا۔ حالاں کہ یہ افیون سے دس گنا زیادہ نقصان پہنچاتا ہے۔ ہیروئن پہلی بار دنیا میں امریکہ میں متعارف کرائی گئی۔ ۱۸۹۰ء میں بہت بلند بانگ دعوؤں کے ساتھ اسے امراض قلب کے لیے سب سے بہتر دوا قرار دیا گیا اور لوگوں کو یہ باور کرایا گیا ہے کہ اس سے زیادہ بے ضرر مسکن اور خواب آور دوا کوئی نہیں حالاں کہ یہ افیون سے ۸۰ رگنا زیادہ نشیلی ہے۔

۱۸۹۸ء میں امریکہ میں اسے ڈائی سیٹائل مارفین(Diacetyl Morphine) کے نام سے باقاعدہ پریکٹس میں شامل کیا گیا۔انیسویں صدی کے آخر میں ہی جرمنی کی ایک فرم سے تیار کرواکے انتہائی وسیع پیمانے پر مارکیٹ میں یہ کہہ کر متعارف کرایا کہ درد دل سے فوری نجات کے لیے یہ مارفین سے زیادہ مؤثر اور نشہ سے بالکل پاک ہے۔اہل مغرب نے مارفین اور ہیروئن کے علاوہ ۲۵/نشیلے اجزا نکالے ہیں جن میں گوڈین (Goodain)، پاپاویرین (Papaverine)، تھی بین (Thebaine)، نارسین (Narcene) اور نار کوٹین (Narcotine) اہم ہیں۔آخرالذکر کی وجہ سے ہی اب ہر نشہ آور چیز کو نارکوٹک (Narcotics) کہا جاتا ہے۔

حقائق اور بھی بھیانک ہیں لیکن ہم نے یہاں اجمالاً صرف ضروری باتوں کا ذکر کیا ہے، اس سے اندازی لگایا جاسکتا ہے کہ مغربی دنیا کس قدر مفاد پرست اور خودغرض ہے۔●●

منشیات کی اسمگلنگ اور پھیلاؤ:

منشیات کی اسمنگلنگ اور کالا بازاری میں وہی طاقتیں ملوث ہیں جو دنیا میں امن وامان کی خواہش رکھتی ہیں، ان کے پاس زبانی طور پر ایک خواب ہے جسے وہ دنیا کو دکھانے کے لیے بار بار بیان کرتے رہتے ہیں اوراس خواب کوشرمندہ تعبیر کرنے کی کوئی موثر کوشش نہیں کرتے۔

اس سلسلے میں محمد شوکت قادری، کراچی لکھتے ہیں:

’’آج اگر ہم بین الاقوامی سطح پر منشیات کا جائزہ لیں تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ یہود و نصاریٰ جو اسلام کے بدترین دشمن ہیں، منشیات کے ذریعے وہ مسلمانوں کو کمزور و ناتواں کردینا چاہتے ہیں۔امریکہ جو ساری دنیا میں منشیات کے خاتمہ کا بظاہر ٹھیکے دار نظر آتا ہے، مگر وہ خود اس لعنت میں کس قدر ملوث ہے، اس کا اندازہ ایک انگریزی میگزین سے لگایا جاسکتا ہے۔انگریزی صحافی ’’فلپ نائٹلے‘‘ کا بیان ہے کہ مغربی تہذیب میں نشہ اپنی جڑیں مضبوط کرچکا ہے۔لندن کے نائٹ کلبوں میں ۹۷/فیصد نوجوان نشہ میں ڈگمگا رہے ہیں، جب کہ ۸۷/فیصد تو باقاعدگی سے اس کا شکار ہوچکے ہیں۔اس پر سالانہ کھربوں روپے خروچ کردیے جاتے ہیں مگر امریکہ کے مقابلے میں یہ موازنہ ہلکا ہے، جہاں ۸۵/ملین یعنی آٹھ کروڑ پچاس لاکھ امریکی ایک وقت

میں اس قدر نشہ کرتے ہیں۔ ان دنوں وہ منشیات پر سالانہ ۷۰؍ بلین ڈالرز خرچ کر رہا ہے، ۳۸؍ بلین ڈالرز کوکین پر خرچ کر رہا ہے، تقریباً دس بلین ڈالرز ہیروئن پر۔ غرض یہ کہ منشیات ان کی زندگی کا حصہ بن چکے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ بیسویں صدی کی دو ہی باتیں ہیں اور وہ ہیں آزاد خواہش اور آزاد مارکیٹ۔ فلیپ نائٹلے مزید انکشاف کرتا ہے کہ اقوام متحدہ کا ادارہ جو منشیات کو کنٹرول کرتا ہے، اس نے بتایا ہے کہ منشیات کی تجارت اس وقت لوہے، اسٹیل اور موٹر وہیکل کی صنعت سے بڑھ گئی ہے اور یہ تجارت سالانہ ۴۰۰؍ بلین ڈالرز کا ٹرن اوور لے رہی ہے۔ یہ اس قدر اچھی تجارت ہے کہ دنیا بھر کی تجارت میں منشیات کی تجارت کا حصہ ۸؍ فیصد سالانہ ہو گیا ہے۔ کوکین اور ہیروئن سے جو منافع کی شرح ہے، وہ ۲۰؍ ہزار فیصد ہے۔ پولیس، فوج اور جیل کا خوف اس تجارت کو کیسے روک سکتا ہے جس کا منافع بیس ہزار فیصد ہو اور اس پر کوئی ٹیکس بھی نہ ہو۔ (دیکھئے: میگزین: ویک اینڈ، فروری ۱۹۸۸ء)

ایک دوسرے پاکستانی قلم کار فضل قدیر انتہائی چشم کشا حقائق بیان کرتے ہیں:

''نشہ بازی کی لت سے انگنت افراد ہمیشہ کے لیے ناکارہ ہو چکے ہیں اور لاکھوں گھر تباہ ہو رہے ہیں، باوجود بڑی نگرانی کے یہ زہر ہر براعظم سے دوسرے براعظم پہنچ رہا ہے۔ ذرا اندازہ کیجیے ۱۹۸۳ء میں تنہا برطانیہ کے محکمہ کسٹمز نے ۶۳۰۰۰۰۰۰ (چھ کروڑ تیس لاکھ) پونڈ کی مالیتی نشہ آور ادویات ضبط کیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق وہاں ہر ہفتے ساٹھ لاکھ پونڈ مالیت کی نشہ آور دوائیں غیر قانونی ذرائع سے پہنچتی ہیں اور امریکہ جیسے ملک میں تو حد ہی ہو گئی ہے، وہاں سالانہ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰ (ایک کھرب) ڈالر کی مالیت کی منشیات اسمگل ہو کر پہنچتی ہیں، جنھیں گلی کوچوں میں بلیک مارکیٹ ریٹ پر فروخت کیا جاتا ہے۔

مارچ ۱۹۸۵ء میں منشیات سے متعلق امریکی ہاؤس سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ دو کروڑ کے لگ بھگ امریکی چرس کے عادی ہیں۔ ۸۰ لاکھ سے دو کروڑ تک کوکین کے رسیا ہیں، پانچ لاکھ افراد ہیروئین کے شکار ہیں۔ ان کے علاوہ دس لاکھ ایسے افراد ہیں جو باقاعدگی سے مختلف اقسام کی ہیلوسی نوجینز استعمال کرتے ہیں، ساٹھ لاکھ کے لگ بھگ افراد ڈاکٹروں کی تجویز کردہ ادویات سے نشہ کرتے ہیں۔

صدر ریگن کے منشیات سے متعلق امور کے مشیر ڈاکٹر کارلٹن ٹرنر کا کہنا تھا کہ ۱۹۸۳ء تک منشیات کی ترسیل بڑی حد تک ایک سطح پر محدود کر دی جائے گی۔ برایاں فری مینٹل اپنی ضخیم کتاب ''دی فکس'' میں لکھتے ہیں کہ پندرہ ہزار سے زائد میل کا سفر کرنے اور مشرق و مغرب میں انسداد منشیات سے متعلق افراد سے انٹرویو کرنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ڈاکٹر ٹرنر منشیات کی لعنت کے متعلق ایک محتاط خوش فہمی میں مبتلا ہیں۔ وی آنا میں قائم مقام اقوام متحدہ کا انٹرنیشنل نارکوٹکس کنٹرول بورڈ اس خوش فہمی کی ہمنوائی کرنے کو تیار نہیں۔ بورڈ نے ۱۹۸۲ء میں اعلان کیا تھا کہ دنیا لرزہ خیز حد تک منشیات کی وبا سے دوچار ہے۔ ۱۹۸۳ء میں اس بورڈ نے انتباہ کیا کہ منشیات کا استعمال ایسی حدوں کو چھو رہا ہے جس کی مثال نہیں دی جا سکتی۔''

(مضمون ''تڑپتی لاشیں'' مشمولہ: اردو ڈائجسٹ، مارچ ۱۹۸۷ء، پاکستان)

امریکہ ایک ایسا ملک ہے جہاں گیارہ ریاستوں میں بھنگ کے انفرادی استعمال پر کوئی پابندی نہیں۔ کیلی فورنیا میں ۱۹۸۲ء میں غیر قانونی طور پر چرس کی جو کاشت کی گئی، اس کی مالیت ۲۰۰۰۰۰۰۰۰۰ (دو ارب) ڈالر تھی، جو وہاں کی انگور کی کاشت سے کہیں زیادہ ہے۔ پاکستان میں ایک اندازے کے مطابق ۷۵ ٹن افیون پیدا کی جاتی ہے۔ ۱۹۸۲ء میں افغانستان میں اندازاً ڈیڑھ سو ٹن افیون پیدا کی گئی۔ یہاں کی افیون اور ہیروئین بدنام زمانہ اسمگلروں کے خاندان کی مدد سے لندن اور نیویارک تک پہنچتی ہے۔

یہ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ مغربی دنیا اس لعنت سے دنیا کو بچانے میں کتنی سنجیدہ ہے؟ - ایک جانب ہم اس زہر کو دنیا سے ناپید کر دینے کا دعویٰ کرتے ہیں اور دوسری جانب اس کی تجارت کے فروغ میں اتنے آگے جا رہے ہیں، ہم کیا چاہتے ہیں؟ - ●●

منشیات سے بچاؤ کے طریقے:

منشیات سے بچاؤ اس وقت دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ اقوام متحدہ پوری دنیا میں اس کے خلاف مہم چلا رہی ہے۔ ممبئی شہر میں پولس محکمہ علمائے کرام کو ساتھ لے کر اس مہم کو آگے بڑھا رہا ہے، لیکن یہ لعنت مسلسل بڑھ رہی ہے اور کمی کے دور دور تک کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ ذیل میں چند تدابیر درج کی جاتی ہیں جن پر عمل کرنے سے منشیات کے استعمال میں معتد بہ کمی ہو

سکتی ہے، لیکن اس کے لیے بھی شرطیں ہیں اور وہ ہے ہماری سنجیدہ کوشش۔

(۱)-سرکاری سطح پر ذرائع ابلاغ کے ذریعے منشیات کی ہر قسم کی تباہ کاریوں کو اتنا تسلسل کے ساتھ پیش کیا جائے کہ بچے بچے کی زبان پر ان کا تذکرہ ہو۔ ادویات کے ذریعے معاشی معاشرتی، طبی اور سماجی پہلوؤں کے حوالے سے ہونے والے نقصانات کو واضح کرنے کے لیے مذاکرے اور مباحثے ہوں جن میں ماہرین تعلیم، ڈاکٹروں، طبیبوں، ماہرین نفسیات، علما، دانشور اور صحافیوں کو اپنے خیالات پیش کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً مدعو کیا جائے۔

(۲)-نیوز چینل، ریڈیو، اخبارات ورسائل منشیات کی تباہ کاریوں کو اجاگر کرنے اور اس سے قوم کو بچانے کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ منشیات فروشوں کو دی گئی سزاؤں کو شہ سرخیوں کے ساتھ شائع کریں اور ان کے منفی پہلو واضح کریں۔

(۳)-سرکاری پوسٹ کارڈ، لفافے، بجلی، پانی، ٹیلی فون اور گیس کے بلوں پر نشہ کے خلاف کوئی سلوگن ضرور درج کیا جائے۔

(۴)-نصاب تعلیم میں اسکول، کالج، یونیورسٹی کی سطح پر اور پیشہ ورانہ اداروں میں ایسے مضامین شامل کیے جائیں کہ منشیات کے خلاف نفرت نئی نسل کے دل میں بیٹھ جائے۔

(۵)-ملک کی تمام دینی، سماجی اور سیاسی تنظیمیں اپنے پروگرام اور منشور میں منشیات کے خلاف جہاد کا نعرہ شامل کریں اور عوام سیاسی جلسوں، اجتماعات اور میٹنگوں میں اپنے قائدین سے اس ضمن میں کی گئی کارگزاری کے بارے میں سوال کریں۔

(۶)-مشائخ عظام اپنے حلقہ ارادت میں آنے والے سے بیعت کرتے وقت یہ عہد لیں کہ نہ وہ نشہ کرے گا نہ نشہ بیچے گا۔ علمائے کرام اپنے خطبات جمعہ میں، وعظ کی مجلسوں میں، درس قرآن وحدیث میں ان کی شرعی حیثیت اور ان کے نقصانات واضح کریں اور ان سے ہاتھ اٹھوا کر عہد لیں کہ وہ خود بھی اس سے بچیں گے اور دوسروں کو بھی بچائیں گے اور جو علما ومشائخ اس قسم کی بری لت میں مبتلا ہیں، وہ فوراً توبہ کریں۔

(۷)-دین کے ساتھ جتنا گہرا تعلق ہوگا، جتنا دین کا فہم انسان کے اندر ہوگا اتنا ہی وہ لغویات، لہو ولعب اور منشیات سے بچے گا۔ اس لیے اگر اس قوم کو ان لعنتوں سے بچانا ہے تو اس

کا رخ دین کی طرف موڑیئے، خود بخود ان کی اصلاح ہو جائے گی۔

(۸)- مبلغین اس میدان میں اپنی ذمے داریاں محسوس کریں اور قوم کے نوجوانوں کو اس بری لعنت سے بچانے کا ہر ممکن جتن کریں۔

(۹)- عدالتیں اس طرح کے مقدمات کو فیصل کرنے میں وقت کم لگائیں اور مجرم کسی بھی طرح سزا سے بچ نہ پائے۔

(۱۰)- سرکاری، نیم سرکاری تعلیمی اداروں میں ہر ماہ اس موضوع پر کسی اکسپرٹ کا لیکچر رکھا جائے اور طلبہ کو قبل از وقت منشیات کی قباحت سے آگاہ کیا جائے۔

آخری بات یہ کہ قرآن وسنت کی تعلیم عام کریں، ان ہی کے ذریعے منشیات کی نفرت دلوں میں قائم ہو سکتی ہے، منشیات فروشوں کو خواہ وہ کتنے ہی بااثر کیوں نہ ہوں قابل نفرت سمجھا جائے اور ان کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔●●

خلاصہ بحث:

محترم قارئین! آپ سب پر بڑی بڑی ذمہ داریاں ہیں، اپنے گرد وپیش نگاہ ڈالنے سے ایسا کوئی فرد دکھائی دے تو آپ کی ذمے داری اور بڑھ جاتی ہے۔ ہم اجتماعی طور پر منشیات مخالف مہم میں حصہ لیں، کاؤنسلنگ کریں، مشاورتی مجلسوں میں شرکت کریں، اسٹیج پروگراموں کے ذریعے منشیات کی قباحتوں کو اُجاگر کریں، شوشل ورکرز اور پولس کے منشیات مخالف دستے کی حمایت لے کر منشیات مخالف جلوس نکالیں۔ ہم اور چوکنا ہو جائیں، ہم اپنے گھر، خاندان، سوسائٹی، معاشرے، محلے، اور اپنے علاقے کی گلیوں، نکڑوں پر اپنی نظریں سخت کر دیں، ہمارا اپنا بیٹا، بیٹی، بیوی، رشتے دار، کرایہ دار، محلے دار، علاقائی، تجارتی، ماتحت کام کرنے والا مزدور، یا کوئی بھی ایسا نظر آجائے جس کے بارے میں شبہہ ہو کہ یہ نشہ آور چیزوں یا دواؤں کا استعمال کرتا ہے، یا اس کی لت کا شکار ہے تو اسے ہلکے میں نہ لیں۔ بلکہ ہر ممکن طریقے سے اس لعنت سے بچانے کی فکر کریں۔ بلفظ دیگر ''مرض سے نفرت کی جائے مریض سے نہیں۔''

کیا کوئی یہ چاہے گا کہ اس کا لخت جگر اُسے باپ ماننے سے انکار کر دے، اپنے ماں باپ پر نگاہ رعب ڈال کر انھیں ڈانٹ ڈپٹ کرے، اسے گالیاں دے، خود اپنی بیوی، بچوں کی بدنامی،

اور غریبی کا باعث بنے، اپنے خاندانی وقار کو داؤ پہ لگا دے، اپنی بیوی کو بلا وجہ طلاق دے، انتہائی محنت سے کمائی ہوئی دولت کو یوں ہی لٹا دے، اپنی ماں کو قتل کر دے، باپ کا گلا ریت دے، بھائی کو گولی مار دے، بیوی کو جلا دے، اپنے بچوں کے حلقوم پر چھری پھیر دے؟ جی ہاں، یہ سب ہوسکتا ہے اور ہو رہا ہے، آئے دن اخبارات میں ایسی دل خراش خبریں شہ سرخیوں میں جگہ پاتی ہیں ۔ یہ سب کچھ نشے کی انتہائی مہلک اور بڑی بڑی بیماریاں پیدا کرنے والی چھوٹی چھوٹی گولیاں کراتی ہیں، شراب کی ننھی ننھی حرام بوندیں کراتی ہیں، سگریٹ کے ساتھ لی جانے والی افیم اور ہیروئین کراتی ہے، ایم ڈی کی عادتیں کراتی ہیں۔

جی ہاں! عصمتیں بھی لٹتی ہیں، وقار بھی مجروح ہوتا ہے، قتل بھی ہوتا ہے، سگی بہنیں بھی بے آبرو ہوتی ہیں، خود کی بیٹیاں بھی بے عزت ہوتی ہیں اور نشہ خور بڑے بڑے جرائم پر بھی آمادہ ہو جاتے ہیں ۔قتل وخوں ریزی، چوری ڈکیتی، خودکشی، عصمت دری، زنا کاری، آبرو باختگی، اختلاج قلب، دماغی امراض، مفلسی، بے وقعتی، کم ہمتی، کینسر، ہارٹ اٹیک، بلڈ پریشر، سکڑتی ہوئی رگیں، زہر آلود نسیں، تڑپتی ہوئی لاشیں، لمحہ لمحہ مرتا ہوا انسانی بدن، یہ سب کچھ منشیات کی کرشمہ سازیاں ہیں، نشہ خوری کے نتائج ہیں ۔ یہ ہمارے سماج کا انتہائی بھیانک رستا ہوا ناسور ہے اور اگر سماج کو ان لعنتوں سے نجات نہیں دلائی گئی تو یہ ہماری تہذیبی خودکشی بھی کہلائے گی اور سماجی بے حسی بھی اور سب سے بڑی بات یہ سامنے آئے گی کہ ہم نے اپنی مذہبی اور ملی ذمہ داری نبھانے میں کوتاہی کی، جس کے لیے ہم خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی جواب دہ ہوں گے۔

حاصل کلام یہ کہ نشہ ایک زہر ہے، تریاق نہیں، ایک ناسور ہے، مرہم نہیں، ایک انتہائی گھناؤنا مرض ہے، علاج نہیں، ایک رلا دینے والا المیہ ہے، ایک زخم ہے، ایک سڑانڈ ہے، ایک عذاب ہے، ایک ذلت ہے، ایک تخریبی رویہ ہے، ایک غلط سوچ ہے۔ آیئے مل جل کر اس لعنت سے اپنے معاشرے کو پاک کریں، اپنے نوجوانوں کو بیدار کریں، منشیات کے خلاف پوری دل جمعی کے ساتھ کمر بستہ ہو جائیں، ان شاء اللہ عزوجل ہم ضرور کامیاب ہوں گے۔

(۱۵؍دسمبر ۲۰۱۴ء، دوشنبہ- اضافہ: ۲۴؍اگست ۲۰۱۶ء)

●●

اہم گزارش

احیائے عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عالمی تحریک سنی دعوت اسلامی

جہاں تعلیم، تبلیغ اور تربیت کے ذریعہ قوم کی گراں قدر خدمات انجام دے رہی ہے وہیں الحمدللہ! اصلاح عقائد و اعمال کے موضوع پر کتابوں کو شائع کر کے لوگوں کے ذہنوں کو دینی بنانے اور سینوں کو حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کے نور سے جگمگانے کی بھرپور کوشش کر رہی ہے۔

اب تک مختلف موضوعات پر درجنوں کتابیں اردو، ہندی، انگلش اور گجراتی میں منظر عام پر آچکی ہیں۔ جن کو پڑھنے کے بعد گناہوں سے نفرت اور آقائے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ آج کے دور میں دینی کتابوں کو لوگوں تک پہنچا کر ان کی دنیا و آخرت سنوارنا بہت بڑا نیک کام ہے۔

آپ سے گزارش ہے کہ اپنے اور اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لیے اور فروغ دین وسنیت کے لیے ادارہ معارف اسلامی اور مکتبہ طیبہ کی شائع کردہ کتابوں کو خرید کر لوگوں میں مفت تقسیم کریں، ان شاء اللہ دارین میں اس کا فائدہ میسر ہوگا اور مرحومین کو ان شاء اللہ جنت نصیب ہوگی۔

نوری قافلے : ہر ماہ کم از کم ایک یا تین روز کے لیے نوری قافلے میں نکلیں، ان شاء اللہ دل کو سکون حاصل ہوگا، پریشانیاں دور ہوں گی اور برکتیں میسر ہوں گی۔

ہفتہ واری اجتماع : ہر سنیچر بعد نماز عشا مرکز اسمٰعیل حبیب مسجد ممبئی میں سنی دعوت اسلامی کے ہفتہ واری اجتماع میں ضرور شرکت فرمائیں، دینی معلومات میں اضافہ کے ساتھ ساتھ آپ کا سینہ محبت رسول کا مدینہ بنے گا۔ ان شاء اللہ!

اپنے ساتھ کم از کم تین احباب کو ضرور لائیں اور بے شمار نیکیاں کمائیں۔

کتابوں کیلئے رابطہ نمبر 9819628034 قافلہ کیلئے رابطہ نمبر 9892509900

Distributed by:

MAKTABA-E-TAIBAH

132-Kambekar Street, Shoeb Palace, 1st floor, R.No 1
Mumbai -400 003, Ph:022 23451292